

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ مورخہ 10 نومبر 1997ء بمطابق 9 رجب المرجب 1418 ہجری

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۲۲	رخصت کی درخواستیں	۳
۲۳	مشترکہ تحریک التواء منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل اور سردار مصطفیٰ خان ترین	۴
۵۲	قرارداد منجانب مولانا امیر زمان	۵
۵۳	قرارداد نمبر 14 منجانب بسم اللہ کا کڑ صوبائی وزیر	۶

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا اجلاس مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۹ رجب ۱۴۱۸

بھری (بروز سوموار) بوقت چار بجکر پندرہ منٹ (سہ پہر) زیرِ صدارت جناب میر عبدالجبار خان اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ ط وَمَا
أُرِيدُ أَنْ يَبْعَثُونِ إِنْ اللَّهُ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ ط

ترجمہ : میں نے جنات اور انسانوں کو دراصل اس واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کیا کریں میں ان سے (مخلوق کے لئے) کوئی رزق نہیں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلایا کریں۔ اللہ تو خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا ہے۔ بڑی قوت والا اور زبردست ہے بے شک ظالموں کے لئے عذاب کا وقت مقرر ہے۔ جیسا انہی لوگوں کو ان کے حصے کا (عذاب) اہل چکا ہے۔ اس کے لئے یہ لوگ مجھ سے جلدی نہ پھیں۔ غرض ان کفر کرنے والوں کے لئے اس دن کے آنے سے بڑی تباہی ہے جس کا انہیں خون دلایا جا رہا ہے۔

(صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمَ)

جناب اسپیکر جزاک اللہ - بسم اللہ الرحیم وقفہ سوالات - مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۱۹۹ - دریافت فرمائیں۔

جناب اسپیکر Question No. 199 - وزیر امور پرورش حیوانات۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر وزیر Live Stock نہیں ہیں ادھر جو پہلی روایت ہے ان کے سوالات موخر کئے جائیں تاکہ پھر وہ خود آکے جواب دیں۔ یہ میرا بھی سوال ہے۔

جناب اسپیکر نہیں وہ۔۔ وزیر کہاں ہے؟

میر جان محمد خان جمالی نہیں ہیں میرا خیال ہے وہ کونٹہ سے باہر گئے ہوتے ہیں۔ میرا بھی سوال ہے جب تک خود وزیر جواب نہ دے تو دوسرے ہمیں کیا تسلی دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر سوال کنندہ۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ بات تو صحیح۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے جی Defer کیا جاتا ہے۔ میر جان محمد خان جمالی۔

میر جان محمد خان جمالی وہی گزارش ہے۔ جو پہلے کر چکا تھا۔

جناب اسپیکر پہلے آپ سوال تو بولیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب اسپیکر جی جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یعنی اسی سیشن میں جناب آئے۔

جناب اسپیکر انشاء اللہ یہی کوشش کی جائے گی کہ یہ اسی سیشن میں آئے۔ درست

ہے۔ It is conditionally is coupled with your see, the presence

of your Minister also یہی ہے ناں اسلئے Defer ہو رہا ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جی میں تو یہی کہہ رہا ہوں اسی سیشن میں۔

جناب اسپیکر ہاں ٹھیک ہے انشاء اللہ - It will be

عبدالرحیم خان مندوخیل ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ یہ یعنی رولڈے Rota Day نہیں آ رہا ہے۔

جناب اسپیکر درست ہے۔ میں کچھ گیا آپ کیا کھنا چاہتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل وہ دن نہیں آ رہا ہے اسکے باوجود ہونا چاہئے۔

جناب اسپیکر کا ہے۔ Question No. 226 اسکا بھی جیسا کہ فرما رہے ہیں۔ وزیر

امور پرورش حیوانات نہیں ہے لہذا It also stands defered۔ مسٹر عبدالرحیم خان

مندوخیل۔ Page 3 پر ہے جی۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے Answer taken as read, any

supplementary.

جناب اسپیکر جناب Supplementary یہ ہے کہ یہاں پہلے ہی صفحہ پر اور پہلا

Assistant Director Food Grade BPS-17 خیر وہ جو شخص ہے اس سے تو ہمارا

تعلق نہیں ہے لیکن یہاں کہا گیا ہے کہ جو قواعد تھے ان کو Relax کر کے۔ اب یہ اہم عمدہ

اور اس میں یہ Relax کا جو ہے Relax تو ٹھیک ہے لیکن یہ تو Violation قسم کا ہے۔

جناب اسپیکر صحیح ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یعنی اسکا آئندہ کے لئے وزیر صاحب مبارک کریں گے یا

نہیں کہ یہ رولز کے Relaxation سے احتیاط کریں؟

جناب اسپیکر جی جناب وزیر صاحب؟

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا اختیار ہے۔ مگر یہ ہمارے

وقت کا نہیں ہے۔ آٹھ دس سال پہلے کا ہے۔

جناب اسپیکر آپ آئندہ احتیاط کریں گے؟ وہ یہ آپ سے پوچھ رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل نہیں وزیر اعلیٰ کا۔۔۔ جناب والا اختیار قانون کے اندر ہو۔

جناب اسپیکر درست ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل کسی شخص کا اختیار قانون سے باہر نہیں ہو۔ قانون اور

ضابطہ۔۔۔

جناب اسپیکر صحیح ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل اور ضابطہ کو Relax کر کے تو آخر میں یہ بورائے قانون

ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر صحیح ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل بورائے قانون کوئی اختیار نہ استعمال ہوتا ہے نہ صحیح

ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر درست ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب Supplementary

جناب اسپیکر جی Abdul Rahim Khan is on supplementary میں۔۔۔

آپ دیکھیں جناب والا کہ اکثر یہاں جو ہے یہاں لکھا گیا ہے کہ تشریح نہیں کی گئی ہے

Services کی اور جب آپ تشریح نہیں کریں گے اس میں جو اسی Qualification کے لوگ

انتظار کر رہے ہیں Services کے ان کو آپ کس طرح حق دیں گے۔ ان کا Merit کس

طرح آپ قائم کریں گے اس سے جو ہے Corruption پیدا ہوتی ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ

اس میں Corrupt means استعمال کر کے لوگوں کو لگایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر بغیر تشریح کے لگایا گیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ظاہر ہے یہ آپ دیکھیں جناب والا۔

جناب اسپیکر پڑھ لیا ہے میں نے۔ دیکھ لیا ہے۔

جناب اسپیکر بالکل بہت سے Cases میں بلکہ اکثریت تشریح نہیں ہیں۔ یہ پھر
Violation of Rules and Law ہے بورائے قانون غیر قانونی یہ ایک عمل ہے۔

جناب اسپیکر جی وزیر صاحب -

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) جناب یہ ہمارے وقت کا نہیں ہے اس وقت یہ خود موجود تھا تو اس وقت یہ سوال کرنا چاہئے تھا ہمارے وقت میں ایسا کوئی نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر یہ اس وقت سینٹ میں تھے۔ یہاں نہیں تھے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) اسکا میں کوشش کر کے تحقیق کرونگا۔ پھر آپ کو جواب دوں گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل آپ تحقیق بالکل کریں۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ کل فلاں گورنمنٹ تھی پرسوں فلاں گورنمنٹ۔ آپ مجھے یہ Assurance دے سکتے ہیں کہ آئندہ کے لئے یہ Violation of Rules تو نہیں ہوگا ایسا کوئی کام آپ نہیں کریں گے؟

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) نہ ہم نے اپنے وقت میں کیا ہے نہ آئندہ کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل بہت اچھا جی۔

جناب اسپیکر نہیں کریں گے جی۔ بہتر ہے جی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی پوائنٹ آف آرڈر جناب۔ فسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں کریں گے۔ اس میں کیا Sultry دے گا فسٹر صاحب کہ وہ نہیں کرتے ہیں حال ہی۔ ابھی بھی ہو رہا ہے اس وقت بھی ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر میری بات سنیں ناں جی On the floor of the House جب ایک فسٹر صاحب بیان دیتے ہیں اسکا مقصد ہی ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ فرما رہے ہیں درست فرما رہے ہیں۔ جی مولانا صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) جناب اسپیکر میں نے یہ گزارش کرنی تھی کہ اس بارے میں اور بہت سے Cases کے بارے میں ہم تحقیق کر رہے ہیں معزز ارکان سے ہماری یہ گزارش ہے کہ جب ہم تحقیق کر کے ان کے سامنے لے آئیں تو پھر کم از کم اس میں

وہ ہمارا ساتھ دیں اس پہ تو اعتراض نہ کریں جیسا کہ کل پرسوں ہم نے ایک Case سامنے لایا تو پھر یہی ساتھی استعمال میں آگئے کہ یہ کیوں اس طرح کیا گیا ہے؟ تو لڈا جسٹر صاحب سامنے موجود ہے انشاء اللہ اس طرح نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر نہیں ہوگا۔

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر) اور کریم صاحب نے کہا ہے کہ ہو رہے ہیں اسکا کوئی ثبوت ہمارے سامنے لائیں تو انشاء اللہ۔۔۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ضمنی سوال جناب۔

جناب اسپیکر بس ٹھیک ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب جس طرح کہ سینئر جسٹر نے فرمایا تھا کہ آئندہ نہیں ہوگا اور اب کیا ہم اعتراض کر رہے ہیں۔ جناب اس وقت سے ابھی تک جو 9 مہینے کے دوران

دو ہزار دو سو 2200 آدی ٹرانسفر ہوئے ہیں اس خط سے۔

جناب اسپیکر نہیں ٹرانسفر نہیں بھرتی کی بات کر رہے ہیں بھائی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جس میں یہ بھی تمیز نہیں رکھا گیا ہے کہ یہ سینئر ہے یہ

جو نیئر ہے یہ کس کیڈر Cader کا ہے اور یہ کس Cader کا ہے۔ عرض یہ ہے کہ یہ سارے

اسی کا ایک Part of the کچھ گیا تقرری ہے۔

جناب اسپیکر عبدالکریم نوشیروانی صاحب یہ ٹرانسفر کی بات نہیں ہو رہی ہے یہاں پر

بھرتی کی بات ہو رہی ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر۔۔۔

جناب اسپیکر انہوں نے کہہ دیا تشریف رکھئے جی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی وہ ہمیں یقین دہانی کرا رہا ہے ہم یقین کرتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر Zero Hour میں یہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں

Zero Hour میں کہہ دیں Question Hour میں کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب ہم یقین کرتے ہیں اسکے کہنے پر بالکل ہمیں Proof کے ساتھ دکھائیں بالکل ہم یقین کرتے ہیں۔ That's all sir۔

جناب اسپیکر کریم صاحب سوال معقول کیا جاتا ہے اور سوال جب بھی آپ ضمنی کریں تو اس سوال کے متن کو دیکھ کے کیا جاتا ہے۔ آگے پیچھے نہیں نکلا جاتا اسی میں چلا جاتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر جی عبدالرحیم خان مندوخیل؟

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب سینئر منسٹر صاحب نے فرمایا کہ قواعد کے خلاف۔۔۔ یہ بات انہوں نے تسلیم کی ہے کہ قواعد کے خلاف عمل ہے تشریح نہیں ہوئی۔ جب ایک بات قواعد کے خلاف ہے اس بات کو بجائے اسکے کہ وہ تسلیم کریں کہ یہ طریقہ صحیح نہیں ہوا اور آئندہ کے لئے۔۔۔ یہ طریقہ اختیار کریں کہ قواعد کے مطابق ہو۔

جناب اسپیکر صحیح کہا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل وہ اور طریقہ لے لیتے ہیں کہ اسکی ہم انکواری کریں گے اور پھر ہماری مدد کریں۔ اسمیں آپ کو ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں پھر اگر آپ نے ضابطہ کے خلاف کارروائی کی۔۔۔

جناب اسپیکر درست۔

عبدالرحیم خان مندوخیل پچھلے دن بھی ہم نے کہا تھا کہ ایک غلطی اور پھر اسکے بعد دوسری غلطی۔ دو غلطیاں ایک صحیح نہیں ہو سکتے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ایک غلط کام ایک نے کیا ہو اور اس پہ آپ دوبارہ غلطی کریں اور اسمیں آپ کہتے ہیں کہ Opposition تعاون کرے ایسی چیزوں میں ہم تعاون نہیں کریں گے۔ یہ جو بچے بھرتی ہوئے ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ جو بچے بھرتی ہوئے ہیں جس نے بھی بھرتی کئے ہیں جس غرض کے لئے۔۔۔ لیکن اب ان کی Services کی Protection ہوگی ان کی حفاظت ہوگی یہ ہماری ذمہ داری ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر جی جناب ضمنی سوال کریں گے آپ؟

بسم اللہ خان کاکڑ نہیں جناب پوائنٹ آف آرڈر پہ میں بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں؟

بسم اللہ خان کاکڑ جی ہاں۔ میں صرف جناب رحیم صاحب کی اور نوشیروانی صاحب کی

اس بات کی وضاحت کہ ایک طرف وہ قواعد و ضوابط کے خلاف ہونے والے کاموں پہ معترض ہیں کہ آئندہ نہ ہوں کچھلے جو ہوئے ہیں آئندہ روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے جو بھی کام قواعد و ضوابط کے خلاف ہوئے ہیں ان پہ ان کی تحقیقات کی جائے ان پہ عملدرآمد کروایا جائے تاکہ آئندہ کوئی قواعد و ضوابط سے ہٹ کر نہ ہو۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

۲۰۲، مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف :- سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء کے دوران محکمہ مذکورہ میں گریڈ ۱ تا ۱۷ کے کتنے ملازمین

تعیینات ہوئے ہیں۔ تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت تنظیمی کوائف، تاریخ تعیناتی، جائے

تعییناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے؟

ب :- مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط / اہلیت کیا رکھی گئی تھیں اور کیا مذکورہ

آسامیوں کی عام تشہیر کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو کن اخبارات و رسائل میں اگر

نہیں تو کیوں؟

وزیر خوراک

جواب انتہائی ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۶، سردار سترام سنگھ ڈوکی (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

رواں مالی سال ۱۹۹۷-۹۸ء کے دوران کل کس قدر گندم کہاں کہاں سے کس نرخ پر

خریدی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر خوراک

رواں مالی سال ۱۹۹۷-۹۸ء میں اب تک کل ۱۳۶۱۷۵ ٹن گندم خریدی گئی ہے۔ تفصیل

درج ذیل ہے۔

۱۔ درآمدہ گندم بذریعہ مرکزی حکومت ۱۰۰۱۰۵۶ میٹرک ٹن، بحساب ۷۲۸۸ روپے فی ٹن

۲۔ پاسکو پنجاب ۳۳۶۷۳ میٹرک ٹن، بحساب ۷۰۷ روپے فی ٹن

میزان ۱۳۶۱۷۵ میٹرک ٹن

۲۹۷، سردار سترام سنگھ ڈوکی (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

رواں مالی سال ۱۹۹۷-۹۸ء کے دوران کن کن فلورٹوں کو کس حساب سے کس قدر

گندم فراہم کی جا رہی ہے۔ نیز ان فلورٹوں کے نام اور کوٹہ گندم کی بلانہ وار تفصیل دی

جائے؟

وزیر خوراک

چونکہ سوال ہذا میں ڈائریکٹر محکمہ خوراک اور ماحمت و دفتر سے معلومات حاصل کی جا

رہی ہیں۔ لہذا یہ معلومات حاصل ہوتے ہی اسمبلی کو جواب ارسال کر دیا جائے گا۔

۲۹۸، سردار سترام سنگھ ڈوکی (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

رواں مالی سال ۱۹۹۷-۹۸ء کے دوران خریدی گئی گندم کہاں کہاں ذخیرہ کی گئی

ہے۔ نیسز گوداموں اور ان میں موجود بوریوں کی تعداد کی تفصیل بھی دی جائے ؟

وزیر خوراک

گندم کا بیشتر حصہ تمام بڑے بڑے گوداموں میں لایا جاتا ہے۔ جس کو ضرورت کے مطابق آگے چھوٹے سینٹروں پر بھجویا جاتا ہے۔ سال ۱۹۹۷-۹۸ء کے دوران اب تک خریدی گئی گندم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔	کوئٹہ	۹۶۷۰۶۸	بوری
۲۔	مستونگ	۳۱۰۷۶۵	بوری
۳۔	ترت	۳۰۰۱۷۰	بوری
۴۔	حَب	۲۰۸۱۰۶۱۳	بوری
۵۔	چمن	۵۷۰۶۰۰	بوری
۶۔	سبی	۷۰۲۰۰	بوری
۷۔	ڈیرہ بگٹی	۷۰۲۰۰	بوری
۸۔	لورالائی	۱۳۰۰۸۰	بوری
۹۔	اوسہ محمد	۷۰۲۰۰	بوری
۱۰۔	پختیار آباد ڈوکی	۷۰۲۰۰	بوری
۱۱۔	پشین	۲۵۰۷۵۰	بوری
۱۲۔	پٹوب	۶۰۹۰۵	بوری
	مسیزان	۱۳۰۶۱۰۷۵۰	بوری

گوداموں میں موجود بوریوں کی تعداد مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو درج ذیل ہے۔

۱۔	کوئٹہ	۳۰۱۳۰۶۹۰	بوری
۲۔	پشین	۹۲۰۳۳۰	بوری
۳۔	چمن	۲۳۰۷۳۰	بوری

پوری	۲۵۰۲۰	ثوب	۴
پوری	۲۰۱۲۰	مسلم باغ	۵
پوری	۱۹۰۸۳۰	لورالائی	۶
پوری	۲۰	ڈکی	۷
پوری	۵۹۰	بارکھان	۸
پوری	۱۰۰	دالیندین	۹
پوری	۱۰۷۵۰	نوحی	۱۰
پوری	۲۰۶۵۰	سی	۱۱
پوری	۱۰	ہرنائی	۱۲
پوری	۳۱۰	ڈھاڈر	۱۳
پوری	۸۰	ڈیرہ الشدیار	۱۴
پوری	۱۳۰۰۳۰	اوستہ محمد	۱۵
پوری	۱۰۱۷۰	کولہو	۱۶
پوری	۳۰۲۰۰	ڈیرہ بگٹی	۱۷

چار بجکر پچیس منٹ پر اجلاس نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گیا اور (نماز عصر کے وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی چار بجکر پینتالیس منٹ پر دوبارہ زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوئی)

جناب اسپیکر سوال نمبر ۲۹۶ سردار سترام سنگھ ڈکی معزز رکن موجود نہیں On his behalf any body

عبدالرحیم خان مندوخیل
On his behalf
جناب اسپیکر جی وزیر خوراک صاحب

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا ضمنی سوال کوئی نہیں اگلا سوال نمبر ۲۹۷ سردار سترام سنگھ ڈوکی کا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر اس میں ایک ضمنی ہے

جناب اسپیکر ضمنی سوال ۲۹۷ پر

عبدالرحیم خان مندوخیل نہیں یہ جوابی سوال گزر گیا۔

جناب اسپیکر وہ تو ۲۹۷ تھا جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ۲۹۸۔

جناب اسپیکر نہیں نہیں میں ۲۹۷ کی بات کر رہا ہوں اس تک ابھی نہیں پہنچے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ہاں ہاں ۲۹۷۔ اس میں جناب میرا ایک سوال Exactly

اسی نوعیت کا ہے سوال نمبر شاید ۲۲ ہے۔

جناب اسپیکر دو سو دو تو اور ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل خیر میں آپ کو ابھی دکھاتا ہوں لیکن Exactly اس

موضوع پر ہے میرا سوال اور آپ نے لیٹر بھی بھیجا ہے لیکن چونکہ آج پھر اس کا یہ دن تھا تو

اس کا جواب آنا چاہئے تھا اس سوال کی طرح میرا بھی اسی قسم کا سوال ہے کہ مختلف گوداموں

میں کتنا غلہ ہے تو یہ چیز آپ نوٹ کریں۔

جناب اسپیکر سیکرٹری صاحب سے۔ میں پوچھ لوں گا ٹھیک ہے بیٹھ جائیں Thank

you very much. Next question is 297 Sardar Satram Sing

Domki. On his behalf, any body?

- On his behalf عبدالرحیم خان مندوخیل

جناب اسپیکر وزیر خوراک جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال۔

عبدالرحیم خان مندوخیل نہیں جی۔

جناب اسپیکر سردار سترام سنگھ ڈوکی۔۔۔

عبدالرحیم خان مندوخیل اسی میں جو میرا سوال ہے اس میں Exactly یہ ٹکڑا بھی ہے الفاظ میرے ہی ہیں جناب والا کہ کن کن فلورٹوں کو کس حساب سے کس قدر گندم دیا گیا خیر میرے الفاظ اور ہونگے Formulation لیکن تمام مدعا یہی ہے۔

جناب اسپیکر درست ہے میں پتہ کر لوں گا۔ اگر آپ کے سوال تھے تو یقیناً آئیگا پھر آپ مجھ سے آکر پوچھ لینا Next question Sardar Satram Sing Domki. On

his behalf.

عبدالرحیم خان مندوخیل On his behalf

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔ کوئی ضمنی سوال۔ کوئی نہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب میں نے کہا تھا کہ گوداموں میں۔۔۔

جناب اسپیکر میں نے آپ سے گزارش کی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل کہ مختلف گوداموں میں کتنا غلہ ہے یعنی وہ اسکو بھی

include کر رہا ہے یہ صرف موجودہ خریدہ ہوا غلہ میرا سوال ہے کہ جو بھی غلہ ہو سکتا ہے کہ

بچھے سال کا بچایا ہو۔

جناب اسپیکر صحیح دیکھ لینگے جی میں نے آپ سے عرض کی تھی۔ ضمنی سوال تو کوئی

نہیں کسی کا۔

میر محمد اسلم گچکی جناب اسپیکر ضمنی سوال ہے کہ یہ جو ذخیرہ دیے گئے مختلف پی

آر سیر جو کھلتے ہیں آداران میں پی آر سیر کا نام ہے نہیں اور وہاں راشن کی بہت قلت ہے

میرا جو حلقہ ہے وہاں پر اور یہاں پر دکھایا نہیں گیا ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہاں کیوں

ذخیرہ نہیں کیا گیا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) پہلے ضرورت نہیں تھی ابھی جو ضرورت ہے انشاء

اللہ کو شش کریں گے اور دوبارہ اسٹاک کریں گے۔

جناب اسپیکر جی سید احسان شاہ صاحب پلیمنٹری۔

سید احسان شاہ اس میں جناب مختلف پی آر سیر میں بور یوں کی تعداد بتائی گئی ہے تربت میں اس میں ہے جس میں 40,186 چالیس ہزار ایک سو اسی بور ی ہے تو اس کا mode of transport کس طرح سے اس کی ٹرانسپورٹیشن ہوئی ہے وہاں تک پہنچنے میں

- by sea or by road

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) بانی ٹرک۔

جناب اسپیکر جی عبدالکریم نوشیروانی صاحب پلیمنٹری۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب میں چھوٹی سی عرض کرونگا کہ آپ بجائے ٹرک کراچی سے تربت آیا ان کو شپ میں نہیں لے جاسکتے ہیں جس سے گورنمنٹ کو فائدہ ہو۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) وہاں گندم کی اتنی ضرورت نہیں جن کو شپ کے ذریعے لے جائیں کیونکہ شپ full load نہ ہو تو وہ نہیں جاتا۔

جناب آپ مجھے بولنے دیں۔

جناب اسپیکر سوال کرنے دیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی سوال کرنے دیں Sorry sir ایک ہی ہے بولنا اور سوال کرنا۔

جناب اسپیکر سوال کیجئے گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب کسی نے کسی سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اگلے نے جو اپ دیا کہ خدا تو اس نے کہا کہ نعوذ باللہ تو اس نے کہا کہ داد تک تو چھوڑوں نہ مجھے تو

جناب یہ ہمیشہ رہا ہے مکران کا کوٹہ کراچی ٹو پسنی by ship ہمیشہ گورنمنٹ کو سستا پڑا ہے بجائے ٹرک کراچی سے آواران جاہو اتنا بڑا لمبا روٹ اور گاڑیاں بھی خراب ہو جاتی ہیں۔ البتہ

آواران کا کوٹہ جاہو کا کوٹہ جیسا کہ گپسکی صاحب نے فرمایا تھا مشکلی کا کوٹہ اسی روٹ سے آتا ہے

مگر تربت کا Long روٹ ہے۔ اسمیں بجائے گورنمنٹ کو loss اتنا دینا ہے by ship آپ مہربانی کریں ان کو تربت لے جائیں۔

جناب اسپیکر مہربانی۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) ضرورت ہوا تو ہم سمندر سے کر دیں گے مگر ابھی بیس ہزار میں تو جہاز نہیں جاتا ہے وہ تو لاکھوں میں جاتا ہے جہاں لاکھوں کی ضرورت ہی نہیں۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے جی تسلی ہو گئی۔

سر دار عبدالرحمان خان کھیتران (وزیر) پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر جی پوائنٹ آف آرڈر سردار صاحب۔

سر دار عبدالرحمان خان کھیتران (وزیر) ہمیں خوشی ہوئی کہ بہترین مشورہ کریم نوشیروانی صاحب نے دیا کیونکہ وہ وزیر خوراک رہے ہیں ان کا قیمتی مشورہ کامیاب کے اجلاس میں لے آئیں گے اور اس پر عملدرآمد کریں گے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

۲۹۹، سردار سترام سنگھ ڈوکلی۔ (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف :- کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں محکمہ کے جن ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ قرار دیا تھا۔ انہیں دوبارہ ٹھیکے دیئے جا رہے ہیں۔

ب :- اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی کیا وجہ ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر خوراک

یہ درست نہیں ہے مندرجہ ذیل ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

۱۔ نذیر احمد سومرو

۲۔ شیر خان جمالی

۳۔ شری خان

۳۔ وسیم اینڈ جاوید ٹریڈرز

۵۔ امجد اینڈ شاہد ٹریڈرز۔

ان میں سے کسی بھی ٹھیکیدار کو نہ تو نئے سال کا ٹھیکہ دیا گیا ہے نہ ہی دیا جا رہا ہے
ب۔ جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔ اسکی تفصیل دینے کی ضرورت نہیں

ہے۔

۱۸۔ قلات ۱۰۲۶۰ بوری

۱۹۔ سوراہ ۲۵۰۲۵۰ بوری

۲۰۔ مستونگ ۲۵۰۲۵۰ بوری

۲۱۔ خضدار ۲۰۳۹۰ بوری

۲۲۔ حَب ۳۰۰۳۶۰ بوری

۲۳۔ خاران ۷۰۰ بوری

۲۳۔ واشک ۳۹۰ بوری

۲۵۔ بسیمہ ۳۲۰ بوری

۲۶۔ لاگشت ۱۵۰ بوری

۲۷۔ تربت ۱۶۰۰۰ بوری

۲۸۔ پنجگور ۱۰۰۲۸۰ بوری

۲۹۔ پسنی ۹۰۰ بوری

۳۰۔ گوادر ۱۰۱۱۰ بوری

۳۱۔ حیوانی ۵۱۰ بوری

۳۲۔ اورماڑہ ۳۹۰ بوری

۳۳۔ تمپ ۲۲۰ بوری

۳۴۔ مند ۳۲۰ بوری

۳۰۰، سردار سترام سنگھ ڈوکی۔ (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

تھمہ خوراک میں موجود گاڑیاں کی کل تعداد کس قدر ہے۔ اور یہ گاڑیاں کس کس کے

زیر استعمال ہیں۔ نیز ان گاڑیوں کی ساخت اور ماڈل وار تفصیل دی جائے؟

وزیر خوراک

تھمہ خوراک میں گاڑیوں کی کل تعداد ۳۷ ہے جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار رجسٹریشن نمبر ماڈل اور ساخت زیر استعمال آفیسر بمعہ عمدہ

۱۔ QAG - 111 پکارو جیپ ماڈل ۱۹۹۳ء جناب محمد علی رند وزیر خوراک

بلوچستان، کوٹ۔

۲۔ GAH - 3278 آٹو سوزوکی کار ۱۹۹۶ء راجہ گل نواز، پرائیویٹ سیکرٹری

برائے وزیر خوراک۔

۳۔ GAF - 2209 سوزوکی دین ۱۹۹۱ء جناب تصدق کاظمی پی اے برائے

وزیر خوراک

۴۔ Si - 2582 مزدا پک آپ ۱۹۹۲ء پول ڈیوٹی۔

۵۔ QAF - 7199 ٹویونا کرولا کار ۱۹۹۲ء جناب فضل الرحمن صاحب ڈائریکٹر

فوڈ بلوچستان۔

۶۔ UN 67-102 ٹویونا لینڈ کروزر ویگنرز ۱۹۸۳ء جناب فضل الرحمن صاحب

ڈائریکٹر فوڈ، بلوچستان۔

۷۔ QAH - 3279 آٹو سوزوکی کار ۱۹۹۶ء برائے استعمال سرکاری آفیسران

بمقام کراچی و برائے ترسیل گندم

- بلوچستان -
- ۸۔ QAH - 3047 آٹو سوزوکی کار ۱۹۹۷ء جناب محمد ہاشم لغاری سیکرٹری، خوراک، بلوچستان۔
- ۹۔ QAF - 16 آٹو سوزوکی کار ۱۹۹۶ء جناب غلام دستگیر خان اے ڈی ایف، کونٹ ڈسٹرکٹ۔
- ۱۰۔ QAD - 214 ٹویٹا ویگن ۱۹۸۳ء جناب ملک نصیر احمد ایڈمن آفیسر محکمہ خوراک
- ۱۱۔ QAG - 648 سوزوکی پوٹو ہار جیب ۱۹۹۳ء جناب محمد خان جنک ڈپٹی سیکرٹری محکمہ خوراک
- ۱۲۔ GAG - 647 سوزوکی پوٹو ہار جیب ۱۹۹۳ء جناب گل جان اے ڈی ایف ملز، کونٹ
- ۱۳۔ GAF - 2208 سوزوکی وین ۱۹۹۱ء جناب غلام یسین ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ سپلیمنٹس، کونٹ
- ۱۳۔ KZ - 714 سوزوکی پوٹو ہار جیب ۱۹۹۳ء جناب محفوظ الرحمن، بجٹ اینڈ اکاؤنٹس آفیسر
- ۱۵۔ SI - 5245 سوزوکی پوٹو ہار جیب ۱۹۹۳ء جناب تاج محمد بابر، ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک، سی ڈویژن
- ۱۶۔ KZ - 76 سوزوکی پوٹو ہار جیب ۱۹۹۳ء جناب محمد ظریف بلوچ، ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک، قلات ڈویژن
- ۱۷۔ QAC - 721 ٹویٹا جیب ۱۹۸۲ء بالکل خراب حالت میں کھڑی ہے۔
- ۱۸۔ QAC - 2299 ٹویٹا جیب ۱۹۸۲ء پول ڈیوٹی۔

حاجی غلام مصطفیٰ، ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر، کونسل۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAB - 9721	۱۹
بلکل خراب حالت میں گیراج برائے مرمت کھڑی ہے۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 3118	۲۰
بلکل خراب حالت میں گیراج برائے مرمت کھڑی ہے۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 298	۲۱
جناب معصوم شاہ بخاری، ڈپٹی ڈائریکٹر راتنگ، کونسل۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 6100	۲۲
جناب غلام حسین، اے ڈی ایف سینٹرل گودام، کونسل۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 719	۲۳
جناب عبدالغفار، چیف اکاؤنٹس آفیسر۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 8700	۲۳
جناب عبدالرشید، اے ڈی ایف، خاران۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 720	۲۵
جناب حاجی اختر محمد، اے ڈی ایف، خاران۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 2300	۲۶
جناب نذیر احمد آفتاب، ڈی ڈی ایف، کونسل ڈویژن۔	ٹویوٹا جیب ۱۹۸۲ء	QAC - 1481	۲۷

جناب اسپیکر اگلا سوال نمبر ۲۹۹ سردار سترام سنگھ ڈوکی On his behalf?

عبدالرحیم خان مندوخیل On his behalf.

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر وزیر خوراک صاحب فرماتے ہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی

ضمنی سوال ہو جی جناب والا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا یہاں پہلے جز کا جواب ہے اس میں سوال ہے کہ کوئی بلیک لسٹ ہوا ہے یا نہیں اب یہ نیچے جو جواب دیا ہے اس میں کہا ہے یہ درست نہیں مندرجہ ذیل ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ اب اس میں جو نام دیئے گئے ہیں۔ مثلاً یہ جو نام ہے اس نام کے جو ٹھیکیدار ہیں ان کے فیملی کے Related لوگ جو ان کے مفاد میں شریک ہیں کو ٹھیکہ دیا گیا ہے اس دوران یا نہیں مثلاً شمریز خان اب اس کے لڑکے کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) اس کو نہیں دیا گیا اور نہ آئندہ دیا جائے گا۔
عبدالرحیم خان مندوخیل نہیں نہیں شمریز خان کو مثلاً آپ نے نہیں دیا اس کے لڑکے کو۔

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) اس کے لڑکے کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا ہے اس کے داماد کو بھی نہیں دیا گیا ہے اس کے پارٹنر کو نہیں دیا ہے اور نہ آئندہ دینگے۔ (تالیاں)
عبدالرحیم خان مندوخیل اسی طرح نذیر احمد سومرو، شیر خان جمالی، وسیم اینڈ جاوید ٹریڈرز، امجد اینڈ شاہد ٹریڈرز یعنی ان کے بھی Relatives کو بھی نہیں دیں گے۔
میر محمد علی رند (وزیر خوراک) میں عدالت کے فیصلے کا انتظار کر رہا ہوں مگر ابھی تک نہیں دیا اور آئندہ بھی یہی ارادہ ہے کہ نہیں دینگے۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے جی Good اگلا سوال (۳۰۰) سردار سترام سنگھ ڈوکی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر (۳۰۰)

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا کوئی ضمنی سوال۔ کوئی نہیں سوال نمبر ۲۰۳
عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۲۰۳۔

جناب اسپیکر جی وزیر مال ان کی جگہ پر کوئی وزیر خوراک دینگے۔
 میر جان محمد خان جمالی وزیر مال تو نہیں آئے امید کرتے ہیں کہ جلد واپس آجائیں
 گے اس وقت اس سوالات کو موخر کر دیں نہیں تو ان ہی کو جواب دینا ہے۔ They have
 been looking after things so 9th months let them to
 answer why should they run away from these things.

جناب اسپیکر Should be defered it now? yes ہو گئے چلیے۔
 میر عبدالغفور کلمتی جناب اس میں جو میرا سوال ہے لیکن میں نے دیا ہے ۱۹۸۸ء
 سے لیکر ۱۹۹۰ء تک۔

جناب اسپیکر اس پر میں آ رہا ہوں پہلے تو آپ کو سوال پکارنا ہوگا آپ تشریف رکھیں۔
 میر عبدالغفور کلمتی جناب آپ تو سوالوں کو موخر کر رہے ہیں۔
 جناب اسپیکر نہیں میں تو آ رہا ہوں ان پر۔ سوال بولوں گا پھر موخر کرونگا ایسے نہیں۔
 میر عبدالغفور کلمتی سوال نمبر ۲۵۷۔

میر عبدالغفور کلمتی سوال نمبر ۲۵۷۔
 جناب اسپیکر وزیر مال صاحب نہیں ہے۔ کیا فرماتے ہیں آپ؟
 میر عبدالغفور کلمتی جناب میرا یہ سوال ہے کہ میں نے جو اسمبلی کو سوالات دیئے تھے
 وہ ۱۹۸۸ء سے لیکر ۱۹۹۰ء تک الاٹمنٹ کے متعلق سوال کیا تھا میں آپ کے اسمبلی سے جو سوال
 بھیجے ہیں اس کو ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۰ء کر دیا ہے مجھے جو جواب چاہیئے وہ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۰ء تک کا
 چاہئے۔

جناب اسپیکر چیک کر لوں گا میں دیکھ لوں گا آپ مجھ سے پھر آکر پتہ کر لینا۔
 جی عبدالرحیم خان مندو خیل ضمنی سوال۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب آپ نے ڈیفرف کر دیا۔
 جناب اسپیکر انہوں نے ایک سوال ہمارے سیکرٹریٹ سے کیا ہے اس کا میں نے

جواب دیا ہے کہ میرے چیمبر میں آجائیں ویسے جو سوالات تھے وزیرِ مال کے وہ ڈیفر ہوئے۔

Last question I think Mir Abdul Karim Khan Nousherwani

میر عبدالکریم نوشیروانی جی ڈیفر کر دیں کیونکہ وزیر متعلقہ موہ نہیں۔

جناب اسپیکر آپ سوال نمبر تو بولیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی سوال نمبر ۲۹۳۔

جناب اسپیکر وزیرِ مال موجود نہیں لہذا اس کو بھی ڈیفر (Defer) کیا جاتا ہے۔

(مؤخر یعنی Defer کئے گئے سوالات کو کارروائی / مباحثات میں شامل نہیں کیا گیا ہے)

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر سیکرٹری صاحب اگر کوئی درخواست ہو رخصت کی پڑھ دیجئے۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) وڈیرہ عبدالخالق صوبائی وزیر اپنے گاؤں

تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے دس نومبر سے اٹھارہ نومبر تک اجلاس سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ملک محمد سرور خان کاکڑ صوبائی وزیر رائے و نڈ تہلیبلی جماعت میں شرکت

کے لئے تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی

ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا یہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مولوی نصیب اللہ صاحب ڈپٹی اسپیکر ہرنائی تشریف لے گئے ہیں اس

لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مولوی فیض اللہ انوندزادہ صاحب کوٹھ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے دس گیارہ اور تیسرہ نومبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار عبداللطیف لونی ایم پی اے نورالائی تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اب ایک مشترکہ تحریک التواء ہے منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل اور سردار غلام مصطفیٰ ترین آپ پڑھیں جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب ہم صوبائی اسمبلی کے ضابطہ کار ۱۹۳۷ء کے قاعدہ ۷ اور ۱۱ کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کے معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی نوعیت کے فوری مسئلہ پر بحث کی جائے کہ حکومت نے صوبہ کے مفادات کے کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے صوبہ کے ملکیتی پبلک سیکٹر کے اداروں کے فروغ اور وہ بھی غیر قانونی فروخت کے اقدامات کے سلسلے کی پہلے قدم کے طور پر گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کوٹھ کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ ٹینڈر بذریعہ اخبارات مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو طلب کر لئے گئے ہیں جو ۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو کھولے جائیں گے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ جناب ہم صوبائی اسمبلی کے ضابطہ کار ۱۹۳۷ء کے قاعدہ ۷ اور ۱۱ کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کے معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی نوعیت کے فوری مسئلہ پر بحث کی جائے کہ حکومت نے صوبہ کے مفادات کے کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے صوبہ کے ملکیتی پبلک سیکٹر کے اداروں کے فروغ اور

وہ بھی عمیر قانونی فروخت کے اقدامات کے سلسلے کی پہلے قدم کے طور پر گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کونٹھ کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ ٹینڈر بذریعہ اخبارات مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو طلب کر لئے گئے ہیں جو ۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو کھولے جائیں گے۔

جناب اسپیکر کون ان کو جواب دے گا حکومت کی طرف سے میں نہیں پڑھوں گا اس کو نہیں پڑھتے قواعد کے مطابق نہیں پڑھا جاتا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل پوائنٹ آف آرڈر یعنی اس میں مولانا صاحب کی تائید کرنا ہوں آپ تحریک یعنی بیان نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر قواعد میں نہیں ہے میں نے چیئرمین دیکھا تھا جی جناب۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر جہاں تک تحریک التواء کا مسئلہ ہے موجودہ یہ فیڈرل گورنمنٹ پالیسی کے تحت تمام صوبوں میں پرائیویٹائزیشن کے پالیسی پر عملدرآمد ہو رہا ہے اس مقصد کے لئے کہ اس وقت قرضوں کا بوجھ تمام ملک پے زیادہ ہے اس کو کم کرنے کے لئے یہ طریقہ کار شروع ہے تو اس میں مختصر سی گزارش یہ کرونگا کہ اس بارے میں ۱۷ تاریخ کو اسلام آباد میں اجلاس ہونے والا ہے جو ہمیں بھی بلایا گیا ہے اور ساتھ یہاں بلوچستان میں بارہ تاریخ کو اس بارے میں اجلاس ہے تو معزز رکن کو ہم یقین دہانی کراتے ہیں کہ ایک تو یہ پریس جو ہے مکمل طور پر پرائیوٹ نہیں کرتے ہیں اس کا کچھ حصہ ہے اس کو پرائیویٹائزیشن کے لئے دیا جا رہا ہے اور دوسرا جو ان کو خطرہ ہے کہ ان کے ملازمین کا مسئلہ بن جائیگا اس کے متعلق کچھ اس کے ملازمین جو ہیں وہ گولڈن ٹیک مینڈ ہے اس کے متعلق کچھ گئے ہیں اور کچھ جو باقی ہے وہ بھی ملازمت سے نہیں نکالیں گے بلکہ وہ سرپلس پول جو ہے ایس اینڈ جی اے ڈی کیساتھ رکھ دیں گے اور اس کو ملازمت سے درخواست نہیں کریں گے تو یقین دہانی کا مقصد یہ ہے کہ جب تک وہ ۱۷ تاریخ کا اجلاس نہ ہو ہم مسئلہ وہاں رکھ دیں گے انشاء اللہ اس وقت تک ہم اس ٹینڈر کی منظوری نہیں دینگے جب وہ اجلاس ہو جائیگا اس کے بعد مرکزی حکومت کی پالیسی ہوگی اس پر عملدرآمد کے بعد دیکھا جائیگا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب یہ تسلی نہیں کرا رہے ہیں انہوں نے پہلے کہہ دیا کہ ہم نے پالیسی پے ابھی بات کرنی ہے اس سے پہلے ذرا یہ عرض کروں جناب والا یہ بڑا افسوس ہے کہ یہاں سب سے پہلے جو جواب دیا ہے اس وقت میں اس تحریک التواء کی ایڈمزٹیٹی پے بات کرتا ہوں اس کو ایڈٹ ہونا چاہئے اور اس اسمبلی میں ضرور اس پے بحث ہونی چاہیے تاکہ ہم دیکھے کہ ہمارے مفادات پبلک سیکٹر کے مفادات سرورسز یہ سب جو ہے اس کو کس طرح یعنی اس کو خلاف ورزی اور ہمارے مفاد عامہ کے خلاف گورنمنٹ نے غیر قانونی کام کیئے اس کا جناب دلچسپ پہلو یہ ہے پہلا نقطہ جو مولانا صاحب نے کہا وہ یہ ہے کہ مرکزی گورنمنٹ کی پالیسی آپ کی گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے یعنی وہ تو فیڈرل اداروں کے لئے ہیں آپ پراونشل اداروں کے مالک ہے یہ ہمارے ادارے فیڈرل گورنمنٹ ان کو فروخت نہیں کر سکتی صوبائی خود مختاری کے معنی یہ ہے آئین میں اس لئے یہ اسمبلی یہاں بنی ہے ورنہ یہاں ایک اسمبلی نہ ہوتی یہاں زیادہ سے زیادہ ایک کھنڈر بیٹھا ہوتا، یہاں گورنمنٹ ہوتا، یہاں کابینہ نہ ہوتی۔ یہ صوبائی پراپرٹی کا مسئلہ ہے اور ہماری پارٹیاں بالخصوص اس وقت جمعیت علماء، بی این پی اور جمہوری وطن پارٹی اور مسلم لیگ تو آج وہاں شامل ہوئی یہ پارٹیاں کم از کم جو اپنے اس بارے میں نجکاری کی پالیسی رکھتی ہی نہیں کہ ہم اپنے پراپرٹی کو نجی ملکیت میں دینگے اور یہاں آکے فیڈرل گورنمنٹ کے انہوں نے یہ کہہ دیا یہ تو ایک پہلو ہے جناب یہ تو ہمارے صوبے کے بینک پالیسی کے ہم صنعت کو ترقی دے رہے ہیں ہم اپنی تعلیم کو ترقی دے رہے ہیں اور یہ جو انگریزوں نے پریس لگایا تھا اس پریس کو جو ہے ہم فروخت کر رہے ہیں اور اس پریس کا گورنمنٹ کے لئے بہت زیادہ کام ہے جب آپ اس کو فروخت کریں گے تو نتیجہ کیا ہوگا۔

مولانا امیر زمان (سینئر فیسٹر) تو یقین دہانی کا مقصد یہ ہے کہ جب تک وہ سترہ تاریخ کا اجلاس نہیں ہو جاتا ہم بعد میں یہ مسئلہ یہاں رکھ دینگے انشاء اللہ اس وقت اس مینڈر کی ہم منظوری نہیں دیں گے۔ جب وہ مینڈر ہو جائے گا جو مرکزی حکومت کی پالیسی ہوگی اس پر عمل درآمد کرا دیں گے۔

جناب اسپیکر جی مندوخیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب یہ تو تسلی نہیں کرا رہے ہیں انہوں نے ایک بات کر دی ہے یہ بڑا افسوس ہے کہ یہاں سب سے پہلے جو جواب دیا ہے اگرچہ اس پر۔

MR. SPEAKER He has Opposed.

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب میں اس تحریک التواء کی ایڈمز بیٹھی پر بات کر رہا ہوں اس کو ایڈٹ ہونا چاہیے اور اس اسمبلی میں اس پر بحث ہونی چاہیے تاکہ ہم دیکھیں کہ ہمارے مفادات پبلک سیکٹر کے مفادات سرو سز یہ سب جو ہیں اس کو کس طرح ان کی خلاف ورزی ہوئی اور ہمارے مفادات عامہ کے خلاف گورنمنٹ نے غیر قانونی کام کیا ہے۔ اس کا جناب ڈپٹی سپرلو یہ ہے کہ پہلا نقطہ جو مولانا صاحب نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ مرکزی گورنمنٹ کی پالیسی۔ آپ کی گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے وہ تو فیڈرل اداروں کے لئے ہے آپ پراونشل اداروں کے مالک ہیں یہ ہمارے ادارے فیڈرل گورنمنٹ فروخت نہیں کر سکتے۔ صوبائی خود مختاری کے معنی یہ ہیں آئین میں اس لئے یہ اسمبلی یہاں بنی ہے ورنہ یہاں ایک اسمبلی نہ ہوتی یہاں زیادہ سے زیادہ ایک کنٹری بیٹھا ہوتا۔ یہاں گورنمنٹ ہوتا یہاں کابینہ، جمعیت العلماء، بی این پی اور جمہوری وطن پارٹی مسلم لیگ تو آج وہاں شامل ہوئی ہے۔ یہ پارٹیاں کم از کم وہ ہیں جو اپنی نچ کاری کی پالیسی رکھتی ہے یا نہیں۔ کہ ہم اپنی پراپرٹی کو نجی ملکیت میں دیں گے اور یہاں آکر فیڈرل گورنمنٹ کے انہوں نے یہ کیا ہے یہ تو ایک پہلو ہے یہ تو ہمارے صوبے کے بیسک پالیسی کے خلاف ہے ہم اس کو ترقی دیں ہم فلاں چیز کو ترقی دے رہے ہیں تعلیم کو ترقی دے رہے ہیں اور یہ جو انگریزوں نے پریس لگایا تھا اس پریس کو ہم فروخت کر رہے ہیں اور پریس کا حکومت کے لئے بہت زیادہ کام ہے جب آپ اس کو فروخت کریں گے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ جناب والا! یہی جو آپ کے ڈاکومنٹ چھاپیں گے اور پرائیویٹ پریس سے چھپوائیں گے اور پھر ان کے ریٹ پر چھپوائیں گے یعنی تمام صنعت کا ایک بیس جو ہے اس کا آپ ایک پلر توڑ رہے ہیں خیر وہ تو بعد میں دلائل دیں گے۔ لیکن اس کی اہمیت کے حوالے سے جناب

آپ نے کیا کیا ہے۔ آپ نے مینڈر دیا ہے کس نے مینڈر دیا ہے کس قانون کے تحت مینڈر دیا ہے اپنے صوبے کے۔ میں فرض کرتا ہوں آپ کے صوبے کی واقعی پالیسی تھی کہ پرائیویٹائزیشن کرے ہم فرض کرتے ہیں ایسی گورنمنٹ ہے آپ نے اعلان کیا ہم پرائیویٹیز کرتے ہیں اس کی ملکیت کو دیکھیں۔ اس میں آپ نے کس قانون کے مطابق کمیشن بنایا ہے کوئی قانون آپ نے اس اسمبلی میں بنایا ہے کوئی اقدام گورنمنٹ کا۔ کوئی اقدام قانون کے باہر نہیں ہو سکتا۔ کوئی اختیار قانون کے باہر نہیں ہو سکتا آپ جناب اتنے بڑے اداروں کو فروخت کر رہے ہیں قانون کا وجود ان کے پاس کچھ نہیں۔ ایک نوٹیفیکیشن ہے اس میں سیکریٹریوں کی ایک کمیٹی بنی ہے اور ان کا بھی ٹرمز آف ریفرنس یہ ہے **Trms of Refrence**۔ ٹرمز آف ریفرنس میں دکھا سکتا ہوں یہ سیکریٹریز ہیں جو ان کی کمیٹی ہے۔

- ۱۔ چیف سیکرٹری گورنمنٹ آف بلوچستان۔
 - ۲۔ سیکرٹری کامرس اینڈ مرل ڈیولپمنٹ۔
 - ۳۔ چیئرمین بلوچستان ڈیولپمنٹ اتھارٹی۔
 - ۴۔ ایڈیشنل فنانس سیکرٹری، بجٹ گورنمنٹ آف بلوچستان۔
 - ۵۔ سیکرٹری گورنمنٹ آف بلوچستان پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی۔
- اور ان کا ساواہ نوٹیفیکیشن ہے۔

The Government of Balochistan is pleased to constitute a committee for privatization for surplus public sector

project asset properties comprising of the following

دہ صرف project asset properties comprising of the following
 کیا کر رہے ہیں for privatization of Public Sector Project اب یہ
 معلوم کرنا ہے کسی نے اب تک معلوم کیا نہیں ہے ان کو کہا ہے معلوم کریں اور پھر کیا کریں
 گے ان کا ٹرمز آف ریفرنس کیا ہے جناب والا۔ نمبر ۲۔

The Privatization Committee Identify Surplus Disposable

objects. Cum Properties owner by the Government of
Balochistan Autonomous Bodies and Submitt its

رپورٹ پیش کرے recommendation with Necessary Detail Early.
کمٹی۔ اور پھر یہ بارہ ستمبر کو معاملہ ہے۔ اور عیس اکتوبر کو باقاعدہ پرائیویٹائزیشن کمیٹی کے نام
سے حکومت بلوچستان جنگ اخبار میں باقاعدہ ٹینڈر دے دیا گیا۔ ان کو یہ کہا گیا تھا آپ صرف
شناخت کروا دیں ان سرپس ان اسٹیشنس کا۔ ان پراپریٹیز کا ان انڈسٹریز کا کہ جن کو ہم
پرائیویٹائز کریں۔ وہ پرائیویٹائز میں نے یہ فرض کیا کہ گورنمنٹ نے پالیسی بھی بنائی ہے اور اس
کے مطابق قانون بھی بنایا ہے اور اس کے بعد کمیشن بھی بنایا ہے اور پولیٹیکل کمیشن اسمبلی
کے ممبروں کا بنایا ہے اور پھر سب کچھ کر کے ایڈنٹی فائی کر کے پھر وہ دیا ہے لیکن ایسے ہی
انڈنٹی فیکشن والوں نے اعلان کر دیا۔ گورنمنٹ پریس میں گراؤنڈ فلور۔ پہلی منزل میں نصب
شدہ پرنٹنگ کم بائینڈنگ مشینری بشمول پریس سٹور فارم اس سیکشن میں موجود اسٹاک فرنیچر اور
پریس کے فرنیچر کے لیے سربراہ پیشکش درکار ہے۔ ضمن یہ ہے Embezzlement ان لوگوں کا
احساب ہونا چاہیے ان پر مقدمہ چلانا چاہیے جو پبلک پراپرٹی پر نهب لگا کر قانون کے نام
واستیلیشن Violation کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کر دیا ہے اور اب یہ ہے لوگوں نے
گورنمنٹ کے نوٹس میں لایا اخبارات میں بار بار بائیں آتی ہیں کہ پرنٹنگ پریس کو نیلام نہ کیا
جائے۔ اس کے بعد حکومت اس کا نوٹس نہیں لیتی۔ عیس اکتوبر کے بعد مسلسل کوئی نوٹس
نہیں لیتی اسلئے جناب والا میں کہتا ہوں اہم اور ضروری ہے اس پر بحث ہو۔ ہاؤس بات کرے
اس کی ایڈمنسٹریٹو ہے مجھے کوئی اشورنس دے۔

جناب اسپیکر آپ نے جس کمیٹی کا نام لیا ہے اس کی آپ کے پاس کوئی رپورٹ ہے
جس کا آپ نے نام لیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل نہیں نہیں جناب میں نے اس کا آپ کو بتا دیا ہے
انہوں نے نوٹیفیکیشن دے دیا انہوں نے صرف نشان دہی کرنی تھی نشان دہی کرنے والوں نے

ٹینڈر کا اعلان کر دیا۔ اس سے پہلے کونسا قانون بنا وہ قانون اس اسمبلی میں بنا نہیں بنا۔ آرڈیننس پاس ہوا ہمیں علم نہیں ہے مثال۔ لیکن پھر وہ قانون ہے آپ نے پھر وہ ٹیبل پر رکھنا ہے کوئی آرڈیننس یہاں آپ نے ٹیبل پر رکھا ہے بارہ ستمبر کے بعد جب یہ نوٹیفیکیشن ہوا اس کے بعد اس دوران میں جب ہمارا پہلا سیشن ختم ہوا کوئی قانون ایسے تھا نہیں تھا یہ اس لئے میں جناب سیریس مسئلہ ہے یہ اس صوبے کے ساتھ کوئی خصوصی کارروائی کر رہی ہے اور گورنمنٹ کیا کہتی ہے Good will گڈ ویل نظر آ رہی ہے کہ چونکہ مرکزی گورنمنٹ نے کہا ہے اس لئے ہم کہتے ہیں اس پر بحث ہو تمام اسمبلی اس پر بالکل سیر حاصل بحث کرے اور یہ معلوم ہو اور پھر اس میں ہم یہ بھی رکویٹ کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے قانون کے مطابق ٹرائل کیا جائے اوپن ٹرائل open trail۔

جناب اسپیکر میں سینئر وزیر سے ریکوئسٹ کروں گا وہ ارشاد فرمائیں۔ تقریر نہیں کرنی اس کو ایڈٹ کرنا ہے نہیں کرنا ہے اس پر بات کرنی ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر میں نے اس پر پہلے یقین دہانی کرائی کہ جو خان صاحب نے نوٹیفیکیشن پڑھا کہ ایک کمیٹی ہے اور اس نے نشان دہی کرنی تھی اور پھر اس نے نیلا کیوں کر دی یہ یقینی بات ہے کہ یہ ٹینڈر حکومت کی منظوری کے بغیر یہ منظور نہیں ہو سکتا ہے۔ جو ٹینڈر ہو گیا اور جو وہ کمیٹی ہے اس کا میں نے کہہ دیا کہ سترہ تاریخ کو اسلام آباد میں اجلاس ہونے والا ہے کچھ ایم پی ایز حضرات اس میں شریک ہیں بلوچستان کے۔ اور سیکرٹری لیول پر جو کمیٹی اس کا بارہ تاریخ کو اجلاس ہونے والا ہے۔ میرے خیال میں خان صاحب جو جگہ کی بات کی یا صوبائی خود مختاری کی بات کی وہ اس سے علیحدہ بات ہے۔ بارہ تاریخ اور سترہ تاریخ کو جو بھی فیصلہ ہوگا اس کے بعد جو بھی فیصلہ ہوگا پھر اس کے بعد ہم نے حمایت کی یا مخالفت کی پھر یہ خان صاحب تحریک التواء لائیں جب تک وہ اجلاس وہاں نہیں ہے اور مسئلہ طے نہیں ہوا ہے تو اس سے پہلے خان صاحب کی تحریک التواء ہے وہ میرے خیال میں صحیح نہیں ہے اور جب وہ اجلاس ہو جائے اجلاس کے ہونے تک تو میں نے یقین دہانی

کرائی ہے کہ ہم حکومت کی طرف سے یہ ٹینڈر منظور نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں وزیر صاحب نے وضاحت کر دی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب میں نے تو ایڈمز پیلٹی پر بات کی ہے اور اس کی سیریس پر بات کی ہے فرض کیا اس پر میں نے اپنے دلائل دیئے۔ جناب والا یہاں یہ مسئلہ نہیں ہے کہ پھر کوئی ٹینڈر منظور کرے گا یا نہیں ٹینڈر ہوئے دنیا نے دیکھے۔ گورنمنٹ کے کان پر جوں نہیں رہیں گی۔ تو ہم اور کیا کر سکتے تھے جب تک اس کو اسمبلی میں نہ اٹھاتے اور اس سے پہلے یہ منظور بھی ہو جاتا غیر قانونی میں اس مسئلہ کی اہمیت بتا رہا ہوں آپ مہربانی کریں اس کو باقاعدہ بحث کروا دیں ہاؤس میں۔ وہ تو پھر معمولی بات ہے کہ کون ٹینڈر دے اور وہ ٹینڈر منظور ہو یا نہ ہو یہ کام کیسے ہوا سرے سے نہیں۔ انگریزی میں کہتے ہیں **Terms of reference** وہ ٹرمز اور ریفرنس کہ نہ ہونے کے ٹرمز آف ریفرنس یہ ہے کہ بس گورنمنٹ کو نشان دہی کرو۔ اور گورنمنٹ کو دے دو۔ گورنمنٹ کو انہوں نے نہیں دیا گورنمنٹ کا بیڈ کو دیتے ہیں جب آپ گورنمنٹ والے ایسے بیٹھے ہوئے ہیں۔ فرض کیا وہ لکھ لیتے ہیں کہ ہم نے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے منظور کیا مجاز اتھارٹی گورنمنٹ ہے اور گورنمنٹ کو علم نہیں ہے اور دستخط سیکرٹیری صاحب نے کر دیئے اس لئے جناب یہ **Term of reference** ٹرم آف ریفرنس کے خلاف کام ہوا ہے اس لئے میں اس کا عرض کر رہا ہوں اس کو آپ ضرور بحث کے لئے منظور کریں یہ ایسا مسئلہ ہے جس نے ہم پر بحث غلط اثر ڈالنا ہے اور آپ پر غلط اثر ڈالنا ہے آپ اگر اس کو سیریس نہیں لیں گے یہ نہیں ہو سکتا۔ اس کو جناب والا بحث کے لئے رکھا جائے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ اس چیز کی ان کو تسلی کرا سکتے ہیں کہ ایک بارہ تاریخ کو اجلاس ہے اور پھر سترہ کو دوسری میٹنگ ہے تو کیا آپ نے جو ٹینڈر طلب کئے ہیں ان کی بعد میں کیا حیثیت رہ جائے گی اگر آپ وہاں پاس نہیں کرتے تو پھر یہ کیوں دیا گیا یہ ایسا ہے آپ وضاحت فرمائیں۔

سید احسان شاہ جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ جو بارہ تاریخ کو میننگ ہو رہی ہے وہ کس چیز کے متعلق میننگ ہے وہ کیا حکومت صوبے میں جج کاری کے لئے کوئی پروگرام بنانے کے لئے تیار ہے دوسری گزارش ہے کہ عبدالرحیم خان صاحب نے ایک نقطہ یہ اٹھایا ہے کہ اس وقت پریس کے متعلق جو مینڈر ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق منسٹر صاحب کیا کریں گے؟ ایک تو وہ لیٹر پیش کیا اس سے تو صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ سیکرٹری کو کہا گیا تھا ہمارے پاس یہ یہ چیزیں ہیں وہ کاہنڈ کو اسکی نشان دہی کرے بتائیں چیزیں لازمی نقصان میں جا رہی ہیں۔ یہ حکومت کے پاس اٹھنے ہیں آپ ان کو بیچ سکتے ہیں یا نہیں ان کا یہ کام نہیں تھا کہ وہ اخبار میں مینڈر دے کر حکومت کے اٹھنے کو بھیجنے کے لئے مینڈر منگوائیں۔ اس کے متعلق وہ کیا کہتے ہیں؟

پرنس موسیٰ جان پوائنٹ آف آرڈر سر میں بھی عبدالرحیم خان مندوخیل کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ اسے بحث کے لئے پیش کیا جائے۔

جناب اسپیکر درست۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر ہم چاہتے ہیں کہ اس کو ایڈٹ کرائیں یہ ایک Genion جینین مسئلہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ چوتوں کی طرح چوتوں بھی ہماری پراپرٹی تھی چوتوں کی کروڑوں روپے کی مشینری کو ہزاروں کے دام میں گورنمنٹ نے فروخت کر دی۔ بولان ٹیکسٹائل مل گورنمنٹ کی پراپرٹی تھی وہ بھی سینکڑوں روپے میں گیا۔

جناب اسپیکر اس قرار داد پر آئیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی عرض اس کے متعلق ہے آپ اس کو ایڈٹ کرائیں یہ گورنمنٹ پراپرٹی ہے۔ یہ پبلک سیکٹر کی بھی ہے آپ مہربانی کر کے اس کو ایڈٹ کرائیں۔ سردار عبدالرحمان خان کھیتراں جناب پوائنٹ آف آرڈر۔ اصل میں جناب یہ میرے حساب میں تھوڑی سی غلط فہمی پیدا کر رہی ہے کہ اور پرائیویٹائزیشن کمپنی لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ یہ پرائیویٹائز کو نہیں ہو رہا ہے۔ پرائیویٹائز جب ایک چیز ہوتی ہے اس میں ایٹس اور

لائسبلٹیز ساتھ دونوں جاتے ہیں۔ تو انہوں نے جو خود کاغذ دیا ہے اس میں کہا کہ پچاس فیصد اس کے گولڈن شیک بینڈ کے تحت جا چکے ہیں اور باقی پچاس فیصد ہمارے ملازم جو بیچ رہے ہیں انکو ہم سرپلس پول میں رکھیں گے جہاں تک صوبائی حکومت کا سوال ہے اس میں کسی ڈیپارٹمنٹ کی اگر گاڑیاں ناکارہ ہو جاتی ہیں تو کیا اس کی بھی اسمبلی سے منظوری لینے کی ضرورت تو نہیں پڑے گی۔ کہ فلاں گاڑی کے ٹائر کی ضروری ہے یا انجن اور بالٹنگ کی ضروری ہے اس میں تو غلط فہمی صرف اس میں جنگ اخبار نے پیدا کی ہے کہ اس میں پرائیویٹائزیشن کمیٹی حکومت بلوچستان۔ اس میں پرائیویٹائزیشن کمیٹی کی ضرورت ہی نہیں تھی اس میں ڈیپارٹمنٹل کمیٹی ہوتی ہے جو مثال ہے اگر ایس اینڈ جی اے ڈی کی گاڑیاں ناکارہ ہو جاتی ہیں ان کو نیلام کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر آپ کا کیا خیال ہے یہ اخبار میں غلط لکھا گیا ہے۔

سر دار عبدالرحمان خان کھیتراں یہ پرائیویٹائزیشن کمیٹی غلط لکھا گیا ہے باقی جو ٹینڈر ہے صحیح طریقے سے اختیارات میں دیا گیا ہے اور اس کی جو سٹور کی چیزیں اور باقی کمرے نہیں بیچے جا رہے ہیں بلکہ کرائے پر دیئے جا رہے ہیں تو یہ پرائیویٹائز تو نہیں ہو رہا ہے میرے خیال میں۔ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں مندوخیل صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی Reconsider ری کانسڈر سے کرنا حکومت کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے Reconsider ری کانسڈر کر کے دیکھ لے اس سارے معاملے میں کیا ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر It is now to be discussed whether it

should be discussed in the House we are discussing

the admissibility of this motion.

نہیں۔ یہ بات ہو رہی ہے اس کے لئے میں ہاؤس کی رائے لینا چاہتا ہوں۔ اگر بارہ تاریخ کو میٹنگ ہو جائے اس کے بعد ہم دیکھ لیں۔

میر جان محمد خان جہانی جناب یہ بحث کرنے سے جو بھی غلطیاں ہونگی مستقبل میں جو غلطیاں ہوں گی اور ہو جائیں گی۔ مقصد یہ ہے کہ اس کو ذریعہ بحث لاتے ہیں اور ٹینڈر کو کنسل کر دیتے ہیں۔ ایگزیکٹو آرڈر کے تحت کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر) اگر ساتھیوں کی چاہت ہے تو اسے منظور کریں۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سامنے آئے گا۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے وزیر صاحب نے کہہ دیا ہے اس کو ایڈمٹ کیا جاتا ہے سیکرٹری صاحب آپ کو بتائیں گے اس پر دو گھنٹے کی بحث کب کی جائے گی۔ شکریہ جی۔

سر دار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب وزیر صاحب وعدہ کریں کہ یہ ٹینڈر چودہ تاریخ کو نہیں ہوگا۔ کیا ٹینڈر چودہ تاریخ کو نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر سر دار صاحب وہ آپ کو بتائیں گے جب بحث کریں گے اس میں ساری چیزیں آجائیں گی۔ شکریہ جی۔

جناب اسپیکر میں ہاؤس میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمارے پاس دو تحریک تھیں التواء کی قواعد کے مطابق جب ایک تحریک ایڈمٹ ہو جاتی ہے تو دوسری نہیں آتی ہے۔ وہ اگلے دن آتی ہے لہذا اور دن تحریک آئے گی۔ اگر یہ ایڈمٹ نہ ہوتی تو دوسری تحریک التواء بھی آتی۔ اگر آج ہم سرکاری کارروائی کر لیں اور زیرو آور نہ لائیں۔ ہاؤس کی کیا رائے ہے؟ ٹھیک ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب پوائنٹ آف آرڈر اگر ہم ایک قرارداد پیش کریں۔ جناب اسپیکر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب میں نے بات کر دی ہے آپ تشریف رکھیں یہ میں نے خود نوٹ کیا ہوا ہے میں نے بات کرنی ہے میں نے ممبر حضرات سے بات بھی کی ہوئی ہے مولانا صاحب آپ قرارداد نمبر ۱۲ پڑھیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر) قرارداد نمبر ۱۲۔

”یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ آئین کے تحت دیئے گئے حقوق کے مطابق بلوچستان کو قدرتی گیس کی رائلٹی اور ترقیاتی سرچارج کی مد میں تمام حاصل فراہم کیئے جائیں کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے گیس کی ساری آمدنی صوبے کو نہیں مل رہی ہے۔ جسکی وجہ سے صوبے کی ترقی پر نہایت منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔“

جناب اسپیکر یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ آئین کے تحت دیئے گئے حقوق کے مطابق بلوچستان کو قدرتی گیس کی رائلٹی اور ترقیاتی سرچارج کی مد میں تمام حاصل فراہم کیئے جائیں کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے گیس کی ساری آمدنی صوبے کو نہیں مل رہی ہے۔ جسکی وجہ سے صوبے کی ترقی پر نہایت منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں

جناب اسپیکر میں سارے ہاؤس کو یہ گزارش کرنا چاہوں گا قواعد میں کہیں منہای نہیں کہ کوئی وزیر صاحب یا دوسرا ممبر قرار داد پیش نہیں کر سکتا مگر اسمبلیوں کی یہ روایت رہی ہے اور یہ کہ جب کوئی وزیر کوئی تحریک پیش فرماتے ہیں یقیناً یہ فورم ان کا ہے اگر اس سے ایک اور فورم بھی اس کا پاس ہے جو کمیٹیٹ کا فورم ہے جہاں پر وزراء صاحبان بیٹھے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے حکومتی بیچوں سے اور خاص کر وزراء صاحبان سے کہ ایسے مسائل جو ہم کمیٹیٹ میں حل کر سکتے ہیں تو وہاں پر ان کو زیر بحث لایا جائے بجائے اس ہاؤس کے اور اگر وہ کمیٹیٹ سمجھتی ہے کہ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اس کو ہاؤس میں لایا جائے تو کمیٹیٹ اس کو اپنے طریقے سے یہاں لاتی ہیں۔ مگر میری گزارش اب یہ رہے گی اگر یہاں پر قائد ایوان نہیں ہے میں مولانا صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا یہ اگر آئندہ کے لئے مولانا صاحب اسے اس پہ اگر آپ ایسے تمام مسائل اپنی کمیٹیٹ میں لا کر اس کو ڈسکس کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر رہے گا تو اب چونکہ یہ پراپرٹی بن چکی ہے میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ آگے بات کریں اس پر اپنی بات کریں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر میں سب سے پہلے آپ کی بات کا احترام کرتا ہوں جو آپ نے کئی ٹھینی بات ہے جو بات کاہینڈ کے توسط سے ہوتی ہے انکو یہاں پہ نہیں لانا ہے لیکن گزارش اس طرح وہاں پہ ہم رو رو کر کے ہمیں نہیں مل رہے ہیں تو ہماری چاہت یہ ہے کہ تمام اسمبلی کے توسط سے وہ مسئلہ ہم مرکزی حکومت کے سامنے پیش کریں اور یہ ہمارا مقصد ہے کہ وہ مسئلہ سامنے آجائے کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے جیسے پہلے بھی یہ قرارداد آئی ہے اور اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں بھی اس پہ پابندی نہیں ہے کہ ایسا مسئلہ آپ نہ لائیں جہاں تک مرکزی معاملات ہیں جس میں میں آپ سے گزارش کرونگا پہلے سے مرکز ہم پہ زور آور ہے اور ہمارے ساتھ وہ زیادتی کرتے آ رہے ہیں اگر قرارداد پہ بھی آپ پابندی لگا دیتے تو میرے خیال میں پھر یہ ہمارے ساتھ ادھر بھی زیادتی ہے۔

جناب اسپیکر آپ اس کو وہاں پر زیر بحث لا کر اس کے بعد کیبنٹ کی طرف سے پھر بھی آسکتی ہے وہاں پر آپ اس پہ ڈسکس کریں بیشک آپ مرکز کو لکھ سکتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر یہ قرارداد جو میں نے پیش کی ہے یہ گیس کی آمدنی کے متعلق ہے۔ گیس کی جو آمدنی ہے اگر وہ ہمارے صوبے کو مل جائے آئینی تقاضوں اور این۔ ایف۔ سی ایوارڈ کے رو سے گیس کی مد میں آمدنی اس صوبے کا حق ہے جہاں سے گیس نکلی ہے تو آئین کے مطابق پہلے بھی بات ہو گئی ہے آپ کو پتہ ہے آرٹیکل ۱۵۸ میرے خیال میں ہم نے پڑھ لیا اور اسی طرح جو موجودہ این۔ ایف۔ سی ایوارڈ ہے اگرچہ ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں اس سے ہمارا اتفاق نہیں ہے اس کے باوجود جو ہمیں کچھ مل رہا تھا وہ بھی نہیں مل رہا ہے لہذا اس مد میں بجٹ کے حساب سے درج ذیل آمدنی سال رواں میں صوبہ بلوچستان کو حاصل ہونے چاہیں تھا جو کہ نہیں ملی ہے پہلے نمبر پہ ایکسائز ڈیوٹی ایک ارب ۶۸ کروڑ روپے اور رائلٹی ۵۲ کروڑ روپے اور سرچارج ۲ ارب ۲۳ کروڑ روپے ہمیں ملنا تھا یہ آمدنی ماہانہ حساب سے آنے چاہئے جولائی کے مہینے پوری آمدنی موصول ہو چکے ہوتے جبکہ

اگست ستمبر اور اکتوبر کے سرچارج ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے جو کہ مندرجہ ذیل بنتی ہے رائلٹی ہماری بنتی ہے ۲۲ کروڑ ۳ مہینے بہ حساب ۷ کروڑ روپے سرچارج ۵۲ لاکھ فی ماہ اور سرچارج جو ہمارے بنتے ہیں ۵۶ کروڑ ۳ مہینے بہ حساب ۱۸ کروڑ کل رقم ہماری بنتی ہے ۷۸ کروڑ روپے ہمارے صوبے بلوچستان کی رائلٹی ۷۸ کروڑ روپے اگر ہمیں مل جائے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ صوبے میں ترقی نہیں ہوگی اور یا کوئی بھی پیمانہ جگہ رہ جائے گا لہذا جبکہ اس حساب سے جس وقت سے ہمیں رائلٹی شروع ہوئی ہے گزشتہ سالوں کے بھی قرضہ ہمارے مرکزی حکومت پہ ہیں تو ہم یہ مطالبہ بھی ساتھ ساتھ کرتے آ رہے ہیں کہ پہلے جو ہمارے قرضہ باقی ہے وہ ہمیں دیا جائے یہ تو میرے خیال میں رائلٹی ۹۰ سے شروع ہوئی ہے بہر حال صحیح تاریخ مجھے یاد نہیں ہے یہ جو شروع ہوئی ہے اس وقت سے ہمارا رائلٹی حق بنتا ہے لیکن اس سے پہلے جو ہمارا حق بنتا تھا وہ ہمیں نہیں ملا ہے تو پہلے ہے ہم نے ایک قرارداد پیش کی اس میں تو ہم نے وہ پہلے کا مطالبہ بھی کیا ہے لیکن اس پہ بھی کوئی کسی نے بھی وہاں ایکشن نہیں اٹھایا۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب اب مجھے یاد آیا اس وقت شروع ہوا جب نواب محمد اکبر خان بگٹی چیف منسٹر تھے اس وقت سے یہ رائلٹی شروع ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر) گیس نکلی ہے ۵۲ سے اور رائلٹی ہماری شروع ہے ۸۸ سے تو ۵۲ اور ۸۸ کے درمیان ہمارے جتنے بھی قرضے بنتے ہیں وہی قرضہ ہمیں مل جائے اور ساتھ اسی طرح یہ ہے کہ اس وقت جو ہمیں رائلٹی ملنی تھی وہ بھی ہمیں نہیں مل رہی ہے تو لہذا اس ایوان کے توسط سے جو قرارداد ہم نے پیش کی ہے ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ قرار داد جب آپ مرکزی حکومت کے ہاں بھیج دینگے اس نگر کے ساتھ کے سامنے رکھدے تاکہ ہمارا جو حق بنتا ہے وہ ہمیں دیا جائے تو ہر مسئلے میں اگر ہم کورٹ جائے اور ہڑتال کریں اور مرکز اور صوبے کے معاملات خراب ہوں اور مرکز اور صوبے کے درمیان عجب ہو تو میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے جو اس وقت مرکز والے کہتے ہیں جی ایک جمہوری حکومت ہے اور ہم نے تمام

یوں کو حق دینا ہے اور کسی صوبے کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ زیادتی کیوں نہیں ہمارے صوبے میں ایک اینٹ دوسرے اینٹ پہ ابھی تک ہم نے نہیں رکھا ہے۔

ایک آٹھ ترقیاتی اسکیمات کے لئے Release رلیز نہیں ہوا ہے۔ لیکن وہاں باقاعدہ موثر دے کے لئے افتتاح ہو رہا ہے اور پشاور سے سرحد تک بائیس ارب سے ایک روڈ بنا رہا ہے تو یقینی بات ہے کہ ایک زیادتی ہے تو یقینی بات ہے اب ترقیاتی اسکیمات بھی نہ ملیں اور اسے ڈی پی میں بھی ہمارا حصہ نہ ہو ملازمتوں میں بھی حصہ نہ ہو اور جو پہلے سے لگے ہوئے ہوں اس کو نکال دو اس کے ساتھ یہ ہے کہ ہمارا جو سوئی گیس کا حصہ بنتا ہے راولپنڈی بنس ہے آمدنی ہمارا حق بنتا ہے وہ بھی نہیں دیا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جیسے کچھ وقت پہلے ہوتا تھا اس کے اثرات پہلے بھی اچھے نہ تھے آئندہ بھی شاید اس کے اثرات اچھے نہیں ہونگے ہم چاہتے ہیں یہ جو ہمارا حق ہے۔ مرکزی حکومت ہمیں دے دے اور اس ایوان سے ہم گزارش کرتے ہیں۔ اس ایوان کے توسط سے جہاں تک آپ نے بات کی کاہینہ کے Level لیول پر میں نے خود یہ مسئلہ میں نے ایکٹنگ میٹنگ میں اٹھایا سرتاج عزیز اس کی صدارت Chair چیر کر رہا تھا ایکٹنگ کی میٹنگ میں جو وزیراعظم اس کا Chair چیر کر رہا تھا یہ مسئلہ میں نے خود اٹھایا۔ تو اس بات پر انہوں نے وہاں پر ہاں کر دیا لیکن ابھی تک اس پر توجہ نہیں دی گئی جب ایکٹنگ کی میٹنگ میں توجہ نہ ہو اور دیگر میٹنگوں میں توجہ نہ ہو تو ہم مجبور ہیں کہ اس مسئلے کو اسمبلی کے فلور پر اٹھائیں اور اسمبلی کے توسط سے ہم مطالبہ کریں کہ بھائی ہمارے حقوق دیئے جائیں اور ہمارا جو حصہ بنتا ہے وہ ہمیں مل جائے اور ساتھ یہ بھی ہے۔ آئین میں Clear کلیئر لکھا ہوا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے تو لہذا اسلامی مملکت میں اسلامی نظام کے تحت یہ ہمارا حق بنتا ہے اور اسلامی مملکت میں جو اسلامی اصولوں کے تحت جو پیغمبر احکامات کے تحت ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ ہمیں اپنا حق یا قرآن کے اصول کے مطابق دیا جائے یا احادیث کے مطابق دیا جائے یا فقہ حنفیہ کے اصولوں کے مطابق دیا جائے اور یا پاکستان کے آئین کے مطابق

دیا جائے اور اگر کسی بھی اصول کے تحت ہمیں اپنا حق نہیں ملتا ہے تو پھر بلوچستان کے لوگ مجبور ہو جائیں گے اس بات کو اور اس مسئلہ کو ہم نے کبھی نہ کبھی تو اٹھانا ہے اور جب ہم نے اٹھالیا تو پھر یہ کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، یہ کی تاریخ آپ کے سامنے ہے اس لئے آگے تاریخ آپ کے سامنے ہے شاید اس ملک کے لئے وزیراعظم پاکستان کے لئے سود مند ثابت نہیں ہو گا ہم چاہتے ہیں۔ جب صدر بھی کہتے ہیں کہ میں آئینی سربراہ ہوں وزیراعظم بھی کہتے ہیں کہ میں ایک جمہوری سربراہ ہوں لہذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے اپنے حقوق دیئے جائیں لہذا میں ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس قرار داد کو پاس کیا جائے اور ساتھ آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ قرار داد جہاں پہنچانا ہے بھیجا جائے اور جتنی بھی قراردادیں پاس ہوئی ہیں ان کا جواب تک نہیں یہ افسوس ہے کہ وہ ہمیں ایسا بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ جواب تک دے ایک ہم چیف جسٹس صاحب کے مشکور ہیں کہ قرارداد جب یہاں سے پاس ہوئی اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا کل بسم اللہ خان نے اس کا شکریہ ادا کیا تو اس پر عمل درآمد ہو گئے اس کے علاوہ کوئی بھی وہ قرارداد بتا دے انہوں نے جواب تک دیا ہو جب ہمیں وہ جواب تک نہیں دیتے ہیں کم از کم بلوچستان کو اتنا کمزور تو نہ سمجھیں اور نہ بلوچستان والے ہم اتنے کمزور ہیں اور نہ ہمیں اس پر مجبور کیا جائے کہ اس طرح کے اقدام کریں کہ کل پھر مرکزی حکومت کے یہ اقدامات کیوں ہو گئے لہذا ہم شائستہ الفاظ سے اسے کہتے ہیں کہ ہمارا حق دیا جائے اور ہمیں ایسے حالات پر مجبور نہ کیا جائے کہ کل بلوچستان میں ایسے حالات ہوں کہ وہ مرکز کے لئے نقصان ہوں اور وفاق کے لئے نقصان وہ ہوں اس ملک کے لئے نقصان وہ ہو اس کے آئین کے لئے نقصان وہ ہو لہذا ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں ہمارا حق دیا جائے۔

جناب اسپیکر شکر یہ۔ اور کسی نے بات کرنی ہے؟

میر عبدالکریم نوشیروانی جی ہاں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں مولانا صاحب سے کہتا ہوں وہ باہم گفتگو نہ کریں۔ جناب سب سے پہلے میں اس قرار داد کو اہمیت نہیں دیتا ہوں اس لئے اہمیت نہیں دیتا ہوں کہ ۱۹۸۵ء سے لے کر ابھی تک سیکنڈوں ایسی قراردادیں یہاں سے

پاس ہو کر مرکز میں گئیں ان کو سرد خانے میں پھینکا گیا یہ بھی شکر ہے کہ جناب آج آپ کو یاد آیا کہ گورنمنٹ کے بیسج میں بیٹھے ہوئے جناب سینئر منسٹر کو بلوچستان کا حقوق یاد آیا تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ دیر آید درست آید۔ جناب اس سے پہلے قائد ایوان نے سیشن میں فرمایا تھا کہ اگر مرکز نے ہماری گندم بند کیا تو ہم ان کے چولے بند کریں گے یہ قائد ایوان سردار اختر صاحب کے الفاظ تھے۔ جناب آپ نے کہا کہ آپ گندم بند کیا تو ہم آپ کے چولے بند کریں گے بلوچستان کے لوگ خوش ہو گئے کہ بھائی یہ اختر صاحب کا پرانا Slogan سلوگن تھا کہ اگر مجھے عین دن بلوچستان کی گورنمنٹ ملے ہم بلوچستان کے حقوق لے کر لوگوں کو دکھائیں گے مگر بد قسمتی سے آج نو مہینے ہو گیا آج ہمارے سینئر منسٹر کو بلوچستان کا حقوق یاد آیا شکریہ جناب سینئر منسٹر آپ کو بہت دیر سے یاد آیا۔ جناب اگر آپ نے دوسرے دن مرکز سے معافی مانگا ہم نے نہیں کہا کل آپ کے چولے بند کریں گے جناب میں کہتا ہوں اگر آپ نے حق لینا ہے تو حق چھینو۔

مولانا صاحب حق چھینو حق نہیں مانگا جاتا ہے حق مانگا تو بھیک ہے۔ کسی کی مرضی ہے بھیک آپ کو دے یا نہ دے۔ ۲۰۰۷ء سے لے کر آج تک آپ کو ملا کیا ہے تمہیں حق تفتی میں نہیں ملتا ہے مولانا صاحب اگر آپ نے حق لینا ہے تو بلوچستان میں متحد ہو جاؤ حقوق کے لئے اتحاد قائم کرو۔ بلوچستان میں ڈیڑھ لچ کی الگ مسجد کی ضرورت نہیں ہے۔

پرنس موسیٰ جان جناب کریم صاحب بہت کڑکتی ہوئی تقریر کر رہے ہیں جناب وہ بھی تو حکومت میں رہے ہیں وہ تو گرگٹ کی طرح ۲۴۰ دفعہ رنگ بدلتے رہے ہیں وہ بلوچستان کی کیا بات کریں گے وہ اختر کے متعلق کیا بات کر سکتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب آپ ہمیں بولنے دو ہم بلوچستان کے حقوق کی خاطر آپ کے ساتھ ہیں بلوچستان کے حقوق کی خاطر ہم آپ کے ساتھ ہیں جب آپ نے ڈیڑھ لچ کی مسجد الگ بنا کر بیٹھا ہوا یہاں تو بلوچستان میں جمعداری کی لڑائی ہے بھائی۔ آپ بولتا ہے میں جمعدار ہوں میں بولتا ہوں میں جمعدار ہوں تو حق آپ کو کیسا مرکز دے گا جناب اگر آپ

نے بلوچستان میں حق لینا ہے آپ کو ایک ہونا چاہئے ہم آپ کے ساتھ ہیں اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے اس پھٹے ہوئے ٹکڑے کے لئے آپ نے جو ابھی قرار داد پیش کی تھی اس قرار داد سے آپ کو کچھ نہیں ملتا۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے مرکز میں مرکز سے اگر آپ کو حقوق لینا ہے جناب مرکز کو اپنی Power پاور دکھاؤ۔ مرکز کو اپنی طاقت دکھاؤ آپ جاکر سرحد سے سکھیں آپ جائیں سرحد میں وہاں Delegation ڈیلیگیشن بھیج دیں۔ کہ مرکز تمہارے حقوق بند کرے جاکر سندھ والوں سے پوچھو آپ بات کرتے ہو مرکز ہمیں گیس کی رائلٹی نہیں دیتا ہے اس صورت میں جناب آپ کو کبھی نہیں ملتا ہے اور پھر آپ کو حقوق لینا ہے صرف گیس رائلٹی نہیں ہے کہ ایک گیس رائلٹی کے لئے ہم آپ کی قرار داد کے لئے ووٹ دیوں۔ جناب آپ کے ملازمتوں کا کوٹہ ہے یہاں وفاقی ٹھکے ہیں آپ نے کبھی ان سے پوچھا ہے آپ کیا کرتے ہیں اس کے کیا Function فنکشن ہے واپڈا کا کیا فنکشن ہے ٹی اینڈ ٹی کا کیا فنکشن ہے۔ ریلوے کا کیا فنکشن ہے آپ نے ان سے پوچھا ہے آپ نے ان سے اپنا حقوق مانگا ہے۔ ہم صرف اور صرف اسمبلی کے اندر ایک دوسرے سے دست گریباں ہیں کہ آپ نے یہ کھایا دوسرا کھتا ہے آپ نے یہ کھایا۔ ہم نے کیا کھایا ہم نے کیا دیکھا۔ ایک موٹر وے ۵۶ ارب روپے جو کہ صرف پشاور سے اسلام آباد تک ۶۵ ارب روپے۔ یہاں کہاں موٹر وے گوادور سے سنٹرل ایشیاء تک جاتا ہے جو اتنی بڑی amount امانت وہاں خرچ ہوتی ہے۔ جو کہ بلوچستان کی ترقی کا اثر بن سکتا ہے یہ موٹر وے جو بنایا جا رہا ہے صرف کس کے لئے یہ صرف اسلام آباد کے بیورو کرہٹ کے لئے جب چھٹیاں ہوتی ہیں تو ہیلی کاپٹر ان کو Watch واچ کرتا ہے کہ کون سے سیکرٹری کا لڑکا گاڑی وہاں تسیز چلا رہا ہے کیونکہ وہاں کے سیکرٹری تو سارے فرعون ہیں وہاں اسلام آباد سے لے کر پشاور تک ریس ہوتا ہے وہاں بیورو کرہٹ میں صرف مگر مجھ اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ریسز کے لئے ہمارے پرائم منسٹر صاحب خرچ کر رہا ہے اور اس کو کوئی پتہ نہیں ہے کہ بلوچستان میں لوگ پانی پینے کے لئے گنجائش نہیں ہے کہ کنواں کھودیں۔ آپ جاکر دیکھیں۔ ہم پھر بھی کوٹہ میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ جاکر چاغی کو چیک کریں۔ سات

میل سے پانی لاتے ہیں آپ جا کر خاران کو چیک کریں جو استھوپیا ہے بلوچستان کا حصہ نہیں ہے آپ لورالائی کو چیک کریں ڈوب کو چیک کریں چمن کو چیک کریں جیونی کو چیک کریں۔
 میر محمد اسلم کچسکی جناب معزز ممبر قرارداد سے ہٹ کر موضوع سے الگ تقریر کر رہے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر میں پوائنٹ پر بات کر رہا ہوں بلوچستان کے حقوق کی بات کر رہا ہوں ہم آپ کے ساتھ ہیں جناب۔ آپ مہربانی کریں آپ آگے ہو جائیں ہم آپ کے پیچھے ہیں ہم نے پہلے کہا آپ کو اس قرارداد سے حق نہیں ملے گا اس قرارداد کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر حق لینا ہے تو مرکز کا سیاسی کاسہ لیس نہ بنیں جناب۔ پھر آپ کو حق ملے گا جناب۔ جب آپ مرکز کے گود میں بیٹھیں گے تو ہمیں کوئی نہیں پوچھے گا آج۔ جناب نواب اکبر خان نے کہا تھا کہ اسلام آباد میں نہ اسلام ہے اور نہ آباد ہے اس نے صحیح کہا تھا وہ آپ کیا سنے گا جہاں مساوات کی آپ نے بات کی تو وہ مساوات کیا چاہتے ہیں جو اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ نماز تک نہیں جلتے ہیں وہ نماز تک نہیں پڑھتے ہیں۔ وہ کیا جلتے ہیں کہ مساوات کیا ہے اور برابری کا حقوق کیا ہے مساوات صرف اور صرف اگر جلتے ہیں تو بلوچستان کے لوگ جلتے ہیں۔ جن کے پاس شرافت ہے جن کے پاس انسانیت ہے جس کے پاس اخلاق ہے جس کے پاس سب کچھ ہے ان کے پاس جائیں ان کا یہی ہے ہم کیوں جمہولی پھیلائیں ان کے سامنے جمہولی پھیلانے سے جناب امیر زمان صاحب آپ کو حق نہیں ملتا حقوق کی بات کرتا ہے تو اسلام آباد میں بیٹھو دھرنا دیو۔ اگر اپنی کرسی بچانا ہے تو ہاتھ جوڑو۔ اگر آپ نے جمہولی پھیلائی تو آپ کی کرسی بچے گی اگر آپ نے حق مانگا تو پھر گھر جاؤ بیٹھو۔ شکریہ صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے مولانا امیر زمان صاحب کی قرار داد پر بحث کا موقع دیا جناب والا مولانا صاحب نے بہت صحیح قرار داد پیش کی ہے ہم بالکل ان کی تائید کرتے ہیں اور پھر مولانا صاحب نے جو تفصیلات دی

ہیں۔ انہوں نے بہت اچھے فکریں دیئے۔ اور وہ باقی بائیں تو اپنی جگہ پر ہیں آئینی قانونی اور پھر مابلی۔ یہ جو تفصیلات آگئیں جو ہمارے سالانہ اور ماہانہ آمدنی ہے۔ وہ آمدنی بھی آج بند ہے۔ وہ تفصیلات جو ہماری ماہانہ آمدنی جو آج بند ہے اور وہ جو پہلے کے کارکردہ اور اس میں این۔ ایف۔ سی ایوارڈ میں پیسہ یعنی تسلیم کیا گیا ہے اس پہ ہمارے اعتراضات این۔ ایف۔ سی ایوارڈ پہ کہ وہ بھی غیر قانونی این۔ ایف۔ سی ایوارڈ ہوا کس آئین کے Provision کے تحت این۔ ایف۔ سی کمیشن جو بنایا گیا وہ بھی آپ کو علم ہے کہ بالکل منسٹراب وہ پریزیڈنٹ کی Official بات کی جا سکتی ہے کہ اس میں سرکاری ڈیوٹی میں جو کام کیا ہے این۔ ایف۔ سی ایوارڈ کا نیا کمیشن عبوری دور میں اس نے بنایا ہے اور عبوری دور میں کمیشن اور اس کا بنانا آئینی نہیں تھا صحیح نہیں تھا اور اس کمیشن میں پھر جو این۔ ایف۔ سی ایوارڈ دیا جناب والا۔ وہ بھی دور وہ مشور شاہد برقی جو امریکہ سے آیا تھا اس نے جب اس کو منظور کروایا تو پریس کانفرنس وہ تاریخ اگر ہم اس اسمبلی میں دیکھیں اخبارات میں دیکھیں وہ انتخابات ہوں گئے اور انتخابات اور گورنمنٹ کے حلف لینے کے انہوں نے حلف لینا تھا کہ اس دوران میں انہوں نے کہا کہ ان کی اجرت تھی کہ انہوں نے اعلان کر دیا اور این۔ ایف۔ سی ایوارڈ دیا کہ یہ ہمارے حقوق ہیں اور وہی حقوق اور وہی این۔ ایف۔ سی ایوارڈ آج ہم پہ مسلط ہے اور آج کے لئے نہیں ہے پانچ سال کے لئے ہے اب اس این۔ ایف۔ سی ایوارڈ میں بھی ہماری یہ گورنمنٹ پھر صوبائی گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ کام تو فیڈرل گورنمنٹ نے کیا وہ غیر آئینی کیا فاصہ نہ کیا سب کچھ ہوا لیکن ہماری گورنمنٹ نے جو این۔ ایف۔ سی ایوارڈ کی انکواری کی بلکہ اس کے جائزہ لینے کے لئے انہوں نے جو کمیٹی بنائی۔

(آذان مغرب)

جناب اسپیکر پندرہ منٹ کے لئے نمازِ مغرب کا وقفہ کیا جاتا ہے (پانچ بجکر سنتالیس منٹ پر نمازِ مغرب کے لئے اجلاس ملتوی ہوا اور چھ بجے زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا) عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا میں مولانا امیر زمان کی قرار داد پر بات کر رہا

تھا اور اس نے یہ عرض کی اور جو ہمیں حق حاصل ہے حتیٰ کہ حق آئینی حاصل ہے ہماری گئیں اس کی ملکیت جو اس کی رائٹی اس کی آمدنی وہ معلوم ہے کہ ہمارا حق ہے اس کا پہلے سے بڑا قرضہ ہے ہمارے فیڈرل گورنمنٹ پر اور پھر این۔ ایف۔ سی ایوارڈ میں ہمیں صحیح حق نہیں دیا گیا ہے اور اب موجودہ ایوارڈ جو آیا ہے اور اس غیر آئینی این۔ ایف۔ سی ایوارڈ میں ہمیں پھر اپنا حق نہیں دیا گیا ہے اور یہی جو ہے یہ این۔ ایف۔ سی ایوارڈ بھی ایک کمٹی ہماری گورنمنٹ نے بنائی اور اس کی ہم نے میٹنگ کی لیکن اس میٹنگ کے بعد میں اس این۔ ایف۔ سی ایوارڈ پہ بات ہوئی ہے اور تو اس میں تو جناب والا آج اس اسٹیج پہ پہنچ گئے ہیں۔ حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ وہ جو صحیح نہیں ہیں وہ بھی رقم ہمیں نہیں دے رہی ہے۔ جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ ۸ کروڑ روپے ملانہ بنتے ہیں اور یہ بالکل صحیح ہے کہ اب جب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ صوبے کے جو مختلف بجٹ میں منظوری ہوئی تھی جون میں وہ بجٹ اس میں جو کچھ ہمارا چھوٹا موٹا پلان تھا ہماری گورنمنٹ کا ہمارے صوبے کا وہ کچھ کام کرینگے کام نہیں تھا پھر بھی جو کچھ کام ہوگا وہ لوگ اُمید کر رہے تھے کہ کوئی سڑک شروع ہوگی اور کوئی کام ہوگا لیکن ان کے پیسے ریٹیز نہیں ہو رہے ہیں اب یہ حالات جناب اگر ہوں تو یہ قابل برداشت ہے اور یہ صوبے کے Collapse کرنے کا ہے یعنی کے صوبے کے معاشی حالات کو اس حالت پہ لانا ہے کہ آپ اس کو معاشی طور پہ Collapse کرینگے یا سیاسی طور پہ Collapse ہوگا اب یہ حالات جب پیدا ہونگے اور یہ جو اس میں مرکزی گورنمنٹ وہ اس کی بات ہے کہ وہ نہ کریں اب جناب والا میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ یہ قرار داد منظور ہو اور جائے گورنمنٹ کے پاس اور گورنمنٹ پر یہ بھی دباؤ نہیں ڈالونگا کہ وہ انہوں نے مولانا صاحب نے بالکل ٹھیک کہا کہ شائستہ الفاظ میں ہم کہتے ہیں اب ہم سخت الفاظ میں کہنے کا تو ہم نے بار بار تجربہ کیا ہم اس کی اپوزیشن میں بات کر رہے ہیں۔

ہم اس لئے یہاں نہیں بیٹھے ہیں کہ آپ کا اقتدار ختم ہو اور اس لئے ختم ہو کہ اگر آپ صحیح کوئی چیز مان لیں پھر بھی ہم کہیں کہ نہیں کہ آپ کی حکومت ختم ہو مرکزی

گورنمنٹ کا آپ کے ساتھ اختلاف ہو اور پھر آپ جو ہو ختم ہوں اور اس سے ہمیں فائدہ ہو ایسا فائدہ ہمیں پہنچے ایسا فائدہ ہمیں درکار نہیں ہے صوبے کی قیمت پر عوام کی قیمت پر کوئی اور فائدہ ہمیں درکار نہیں ہے یہ ہے ہماری پارٹی کے اصول۔ اب ہم یہاں حکومت سے یہ ریکونسٹ کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں اور وہ بات بھی صحیح ہے Confrtration کی کبھی بات نہیں ہوتی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں یہ کنفریشن صرف ہم غریب لوگ ہیں ہم کمزور لوگ ہیں اور کسی وقت ہمارے صوبے کو ہماری گورنمنٹ کو Destablize کر لیں گے۔ غصیدہ مستحکم کر لیتے۔ ہم اپنا حق مانگتے ہیں وہ ہمیں مکامنہ میں دے دیتے ہیں۔ وہ مشورہ قصاب کی بات کہتے ہیں کہ کسی کے پاس جن کنٹرول میں تھا جن کو کہا کہ جاؤ فلاں قصاب کو مارو وہ اس قصاب سے گزر کر اس کے سائیڈ پر ایک دکاندار تھا۔ اس کے ہانک نے کہا کہ قصاب میرا دشمن ہے اس کو مارو۔ وہ کہتا ہے کہ اس کے پاس تو پھری ہے بات یہ ہے کہ کنفریشن کوئی نہیں ہے یہ ہمارا حق ہے لیکن اگر ہم اس پر بات کریں تو پھر وہ مارتے ہیں اب اس حوالے سے ہم گورنمنٹ کی مجبوری جانتے ہیں۔ لیکن اتنا بھی نہیں کہ صوبے کی قیمت گورنمنٹ بھی صوبے کی قیمت پر بات نہ کرے۔ مثلاً جب حکومت کھجے این۔ ایف۔ سی ایوارڈ غلط۔ غلط این ایف سی ایوارڈ کو اپنی حکومت کے مستحکم رکھنے کے لئے منظور نہ کرے۔ صوبہ تو ہم نے دے دیا ہمیں کرسی دیں وہ جو دوسرے کریم نوشیروانی صاحب نے الفاظ استعمال کئے وہ ان معنوں میں کہ ہم کاسہ لیس بن جاتے ہیں اور وہاں ہم بیٹھتے ہیں ہمیں کرسی دے دو میری پارٹی کو کرسی دے دو ہم گورنمنٹ میں ہیں ہمیں گاڑی مل گئی ہمیں ایک آدی کو سروس میں مقرر کر سکتے ہیں پانچ آدمیوں کو ہم سروس میں مقرر کر سکتے ہیں بس ہماری پارٹی بھی کامیاب ہوتی صوبے کی قیمت پر۔ تو میں کہوں گا کہ بالکل یہ اچھی بات ہے کہ باقاعدہ صوبائی گورنمنٹ چار بڑی پارٹیاں اس پر مشتمل ہیں اور اپوزیشن میں ہم اس نکتے پر ان کے ساتھ ہیں اب یہ وہاں بات کریں صوبے کی قیمت پر نہیں اب یہ صرف اقتدار ضروری ہے آپ این ایف سی ایوارڈ پر بات نہیں کر رہے ہیں ہم یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ اگر آپ نے ان کو یاد دلایا تو وہ کوئی اختلاف کریں گے اور آپ کو علم

نہیں ہوگا اور آپ کی گورنمنٹ کو ختم کر دیں گے اس لئے آپ ایسے ہی بیٹھے ہیں لیکن آپ کی پارٹیوں نے کہا اگر ہم کام نہیں کر سکتے ہم چلے جائیں گے۔ اور یہی کام نہ کر سکا کیا ہے کام نہ کر سکا یہ ہے کہ این ایف سی ایوارڈ ہمارے اربوں روپے۔ آپ پانچ سال کے لئے دستخط کر لیتے ہیں اور اس کے باوجود آپ نے فرمایا نہیں ہم تو کام کر سکتے ہیں تو آپ کام نہیں کر سکتے ہیں اسی طرح میں اتنی عرض کروں کہ ہم ایسا طریقہ نکال سکتے ہیں ہماری روایت بھی ہے۔ پشتون، بلوچ کی ہم چند چیزوں پر مشترکہ اپوزیشن میں ہوتے ہوتے مجموعی طور پر رکوینسٹ کرتا ہوں تمام صوبے کے سیاسی لوگوں سے ہم مجموعی طور پر صوبے کے مفادات کے لئے کچھ مشترکہ نکات نکال سکتے ہیں کہ ان نکاتوں پر ہم نے **Compromise** نہیں کرنا ہے نہ ہم کسی گورنمنٹ میں آ سکتے ہیں نہ ہم فیڈریشن۔ کنفیڈریشن میں حصہ لیں گے نہ ہم اپنا صوبہ بنائیں گے اگر ایسے نکاتوں پر ہمارے ساتھ نہیں ہے مثلاً ہم یہاں ہیں ہمیں بڑا تلخ تجربہ ہوا ہے ہمارے انیس سینٹریں۔ گیارہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اگر وہ ایک دن اسمبلی سے واک آؤٹ کریں تمام گورنمنٹ پھر آپ سے وہ باقاعدہ معافی مانگے گی اور آپ کو پیسے دے گی۔ ایک دن واک آؤٹ کریں کہ ہم آج اس نکتے کی وجہ سے ہم ہاؤس میں نہیں بیٹھیں گے جب تک آپ لوگ ہمیں ہمارا حق نہیں دیں گے ہم اسمبلی سے واک آؤٹ کریں گے۔ ہمارے صوبے کے ممبران۔ پانچ منٹ وہاں لابی میں انتظار نہیں کر سکتے کہ ہم ہاؤس میں داخلے جائیں ایک منسٹر آگئے کہ بات ہو گئی ایک منسٹر ہمارے پاس آگئے ہم بڑے خوش ہو گئے کہ منسٹر صاحب ہمارے پاس آگئے اور ہم اندر گئے اور آج تک ہماری سروسز جو ہے نہیں ہے ہمارے بجٹ میں کچھ نہیں ہے جیسے سب نے فرمایا بالکل صحیح ہے اس سال ہمیں فیڈرل بجٹ میں کیا ملا ہے پانچ سو ارب روپے۔ پانچ سو ارب روپے کے لئے حکومت کے پاس ذرائع نہیں وہ فکر جمع کرے اور ہمارے تمام صوبے کو ان پانچ سو ارب روپے میں کیا پیسہ ملا ہے کوئی پیسہ نہیں ملا اور ہم فیڈرل گورنمنٹ کو ہم ووٹ دے رہے ہیں اس میں ہماری اپنی پارٹی بھی میں اتنے آپ کو بھی ذمہ دار سمجھتا ہوں ہم ووٹ دے رہے ہیں کیوں دے رہے ہیں ہم یہ کہیں کہ آپ کو اس وقت تک ووٹ

نہیں دیں گے جب تک آپ ہماری سروسز نہیں دیتے ہیں۔ جب تک آپ بجٹ میں ہمارا حصہ نہیں دیتے ہیں۔ ہماری سزک کے لئے نہیں دیتے ہیں۔ ہماری بجلی کے لئے نہیں دیتے ہیں لیکن۔ پھر وہ **Begging** ہے کریم نوشیروانی صاحب نے الفاظ دوسرے طرز پر استعمال کئے ہیں لیکن واقعی وہ بیگینگ ہیں ہم **Begger** ہیں وہاں دروازے پر کھڑے ہیں اور بلکہ دروازے پر صوبے کے لئے کھڑے ہیں۔ صوبے کے لئے دروازے پہ نہ کھڑے ہوں فرض کیا یہ بھی جائز ہو جائے اپنی ذات کے لئے کھڑے ہیں اور ہمارے مرکزی منسٹر آتے ہیں ہمارے صوبے کے ریلوے لائن کو پلیٹ رہے ہیں۔ اور ان کا یہ بڑا افتخار ہے کہ وہ وزیر بن گئے ہیں کس بات کے لئے وزیر بن گئے ہیں۔ انگریزوں نے جو پشٹی بنائی تھی جو پشٹیاں بنائی تھیں ان کا کارنامہ یہ ہے کہ ان پشٹیوں کو پلیٹ رہے ہیں۔ یہی ثوب کی آپ پشٹی لے لیں ہمارے صوبے کے اپنے وزیر یہ کام کریں گے ان کا بھی انہوں نے ٹینڈر دیا ہے ٹینڈر مانگا ہے کہ ہم ریلوے لائن کو ہم پلیٹ لیں گے یہاں کے ہمارے سروسز والوں کو فارغ کر رہے ہیں خواہ وہ نوشکی والے ہیں خواہ بولان والے ہیں خواہ دوسرے ہیں بولان کی شاید ابھی انہیں ضرورت ہے دوسروں کو فارغ کر رہے ہیں اور ہمارے ریلوے منسٹر کریں گے ریلوے منسٹر ایک پارٹی کے ممبر ہیں اور اب گورنمنٹ کی پارٹی کے ممبر ہیں صوبائی۔ بس ہمیں منسٹری مل گئی ہے بس ٹھیک ہے مجھے اپنی ذاتی طور پر اپنی منسٹری مل گئی ہے وہ صوبے کے لئے بیگینگ بھی نہیں کرتے ہیں عرض میری یہ ہے گورنمنٹ بڑی مہربانی کرے سب پارٹیوں کو اعتماد میں لے۔ بیٹھ جائیں اور ہم یہاں ایک دوسرے کی اصلاح بھی کریں گے صوبے کے لئے کام بھی کریں گے اور صوبے کے لئے جو مشترک چیزیں ہوں گی اس میں فیڈرل گورنمنٹ کی بنیاد پر میں ایک بات کروں گا فیڈرل گورنمنٹ میں وہاں ہم آئینی اختیارات رکھتے ہیں ہمارے ممبر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے پاس ووٹ ہیں اور وہ ووٹ شاید ہر روز استعمال نہ ہو وزیراعظم اور کابینہ والے محتاج نہ ہوں لیکن جب حالات پیدا ہوں گے ہمارے گیارہ ممبر بیٹھ جائیں کہ ہم نے یہ ووٹ نہیں دینا ہے یہ ہے ہماری شرط۔ پھر وہ مانیں گے قانون بن رہا ہو سینٹ میں انہیں ممبر کہیں ہم اس

شرط پر آپ کو ووٹ نہیں دیں گے آئینی ترمیم بن رہی ہو وہ نہیں ہم آپ کو ووٹ نہیں دیتے ہیں گورنمنٹ جو ہے آپ کو معلوم ہے ہمارے دوسرے لوگ جن کو ہم منسزلی پشتون خواہ کھتے ہیں وسطی پشتون خواہ جن کو قبائلی کھتے ہیں اور بات ان کی اور۔ لیکن ان کی ایک بات آپ کو معلوم ہے اگرچہ وہ اپنے ذاتی مفادات کے لئے کام کرتے ہیں لیکن وہ آٹھ ممبر ایک جگہ بیٹھتے ہیں اور ہر وقت یہ ممبر پہلے اپنا فیصلہ کر لیتے یہ اور بات ہے کہ وہ بھی بد قسمت لوگ ہیں اپنی ذات کے لئے پانچ چیئرمین لے لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر ہمیشہ حکومت کا ساتھ دیتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل حکومت کا ساتھ دیتے ہیں ہم یہ بات دوسرے طریقے سے کرتے ہیں کہ ہمارے گیارہ ووٹ بالکل ایک جگہ جائیں ہمارے انیس ووٹ ایک جگہ جائیں کچھ ضروری نہیں ہے یہی سب کچھ کے لئے کافی ہے اور باقی سیاسی اتحاد وغیرہ۔ ہم اس قرار داد کی بالکل حمایت کرتے ہیں آپ کا شکریہ جناب میں نے بہت وقت لیا۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر اگر مجھے اجازت دیں بہت مختصر الفاظ میں عرض کرونگا دو نماز کے وقفہ میں شام کا وقت ہے ہم ممبر ادا گھننے لگ جاتے ہیں۔

MR. SPEAKER

Mir Jan Mohammad Jamali Floor is with you.

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر شکریہ غریب آدمی بہت کچھ دار ہوتا ہے اور بہت پریکٹیکل ہوتا ہے کسی گاڈن میں میر محترم سردار کے ارد گرد پکری نہ ہو گپ شپ والے نہ ہوں واہ واہ کرنے والے نہ ہوں ہاں ہاں کرنے والے نہ ہوں تو اس کو بھوک بھی نہیں لگتی ہے نہ کھانے کو دل کرتا ہے اور نہ اس کی معبری با عمل ہو سکتی ہے۔ بلوچستان کے سادہ قبائلی کھتے ہیں کہ یار جن سے نہیں لگتی ہے اس کو سلام ہی مت ڈالو اگر بہت ہے مسلم لیگ کا ممبر ہوتے ہوئے یہ کہہ رہا ہوں اس قرار دادوں سے جو پچاسی سے قرار دادیں پیش کر رہے ہیں اور اٹھاسی کے بعد جو اسمبلیاں ہیں ان کی ذرا کار آمد قرار دادیں ہیں پہلے پچاسی میں نان پارٹی میں پ

اسمبلی آئی تھی قومی بھی اور صوبائی بھی اور اٹھاسی کے بعد اسمبلیاں آئی ہیں وہ پارٹی ہمیں پر آئی ہیں کوئی مشروط نہیں تھیں نہ فوجیوں کا رول تھا جو پچاسی کی اسمبلیاں تھیں اگر بے ہم میں اخلاقی جرات اور ہم میں بہت ہے چیف منسٹر صاحب آجائیں جب پارلیمنٹری گروپ کی میٹنگ بلائیں گے تو میں کہوں گا کہ ان میٹنگوں میں شریک ہونے کا فائدہ کیا ہے آپ کا یا آپ کے وزراء کا یا آپ کے بیورو کرسٹ کا جہاں ہر قوت آپ کو انسٹرکشن ملتی ہیں آپ کی Suggestion and recommendation نہیں مانی جاتی ہیں۔ اس دن سابقہ قائد ایوان میر تاج محمد جمالی اور موجودہ قائد ایوان آپس میں بات چیت کر رہے تھے تو انہوں نے کہا جس طرح وہ بات کرتے کہ اختر جان آپ میں صاحب کے پاس گئے ہونگے ہنس کے بات کی ہوگی اخلاق بہت اچھا ہے۔ کھتا ہے کہ ہاں۔ کہتے ہیں کہ لگے بھی لگایا کھتا ہے کہ ہاں۔ کھتا ہے کہ کندھے پر تھپکی بھی دی ہوگی کھتا ہاں۔ جو آپ نے کام کئے ہونگے وہ سنے بھی ہونگے کھتا ہے کہ ہاں اور آج تک نہیں ہوئے ہونگے اس نے کہا بالکل صحیح۔ تو آج تک وہ کام نہیں ہوئے اور نہ ہونگے آپ کے کیونکہ ہم Divided House ہیں بلوچستان گورنمنٹ Coalition Government ہے ایک پارٹی کی حکومت نہیں ہے اور ہم میں اتحاد بھی نہیں ہے کہ پارٹی کی وجوہات کے علاوہ۔ قبائلی اتحاد بھی ہم میں نہیں ہے سماجی وجوہات کی وجہ سے بھی اتحاد نہیں ہے ان کو پتہ ہے کہ It is an eminent House آج مولانا صاحبان کو ہاتھ دکھا دیں گے۔ بی این پی کے خلاف۔ یا بی این پی کو مسلم لیگ کو اکٹھا کر کے بے ڈبلیو پی کے خلاف کر دیں گے اس طرح مططے چلے گئے اور آپ کو یہ چیزیں قراردادوں سے نہیں ملیں گے اگر سوشل بائیکاٹ کریں اور ایڈمنسٹریٹو بائیکاٹ۔ تو بتائیں پھر ان کو احساس ہوگا میڈیا ایوب خان کے دور والی نہیں رہی ہے کہ چیزیں چھپی زمین گی۔ ہر چیز منظر عام پر آئے گی لوگ بھاگیں گے کہ آپ کا مسئلہ کیا ہے پچھلے دنوں میں نے اخبار میں پڑھا مولانا صاحب نے شیرانی صاحب نے ایک عدالت میں کیس درج کیا تھا اور عدم پیروی کی وجہ سے انہوں نے خارج کر دیا۔ اسی کیس کے بارے میں یہ نہیں ہونا چاہئے تھا مولانا صاحب کو آپ کے توسط سے کہ

رہا ہوں کہ سپرووی کرنی تھی آپ نے اپوزیشن بچوں پر میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ آئینی جنگ لڑنا چاہتے ہیں اپنے صوبے کے لئے تو آئیں ہم بھی آپ کا ساتھ دیتے ہیں ہم الیکشن خدا کی رحمت سے اپنی ہمت سے جیت کر آئے ہیں نہ کہ پارٹی ٹکٹ سے۔ بلوچستان کے اکثر لوگ ہم کوئی موچی گیٹ یا بھائی گیٹ کے ایم پی اے نہیں ہیں۔ مجھے بہت دوست کہتے ہیں کہ یار تم کیوں بول پڑتے ہو اور میں نے کہا کہ خدا کو جواب دینا ہے ان کو کون جواب دے گا پہلے وہ اپنا جواب داری عدالتوں میں جا کر پوری کرے۔ میں نے الفاظ استعمال کیا ہے اکثر ممبران۔ ہم جو فیصلے کرنا چاہتے ہیں بلوچستان کے مفاد میں بہت اچھی بات اور پشتون خواہ ہر وقت حقوق کی بات کرتی رہتی ہے اور جمعیت انصاف کی بات کرے آئیں پھر اصول اور انصاف کے لئے ٹھہریں کیوں میٹنگیں attend کرتے ہیں جہاں ہمیں کچھ نہیں ملتا ہے کیوں میٹنگیں اٹینڈ کرتے ہیں۔ جہاں سے ہمارے بیوروکریٹ بھی غائب ہاتھ آتے ہیں اگر آپ کو یہ نہیں دیتا تو آپ ادھر بیٹھیں اور سلام نہ ڈالیں خود ہی مجبور ہو کر واپس آئیں گے۔ اسکے علاوہ کوئی گندم کا مسئلہ ہو ان کو یہ اہمیت ہوگی یہ پریکٹیکل چیزیں ہیں کیونکہ وہاں زیادہ آبادی ہیں ان کا مسئلہ ہوگا کراچی میں مسئلہ ہو جائے ان کی اہمیت زیادہ ہے کیونکہ پورٹ ادھر ہے اسی طرح آپ کے کاٹن کے مسئلے میں شوگر ہو تو وہ زیادہ دلچسپی لیتے ہیں آپ لوگوں سے ان کی آبادی بھی زیادہ ہے ڈیموکریسی بھی وہاں ہے گیس رائٹی کی بات کرتے ہیں کہ کل Friday time میں آیا ہے کہ نواب بگٹی کو بیس کروڑ دیا ہے الزام ہے یا صحیح ہے بھائی حق بنتا ہے اس کے معاہدے تم نے خود کئے ہوئے ہیں او جی ڈی سی نے اور پی پی ایل کے معاہدے ہیں ریکارڈ میں ہیں چکری گاؤں سے یا مجید ملک کے گاؤں سے جب روڈ گزرتا ہے تو اس وقت آپ Compensation pay کرتے ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں سے ان کے گھروں سے جب آپ دولت نکالتے ہیں پانی اٹھاتے ہیں۔ بھری تو آپ کو اس وقت یاد نہیں رہتا ہے اس وقت پھر ان کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں خود ہی معاہدے کئے ہیں۔ انہیں پورا کریں۔ ہمارے ہاں بائی دے نہیں ہے ایک سو ستر میل میں وہ ساٹھ انڈسٹریل یونٹ وہ بنائیں گے کیونکہ وہاں انہوں

نے پلچ چھ کروڑ آبادی کو انہوں نے راضی کرنا ہے ووٹ بینک ادھر سے ہے مولانا صاحب قرارداد کی بالکل حمایت کریں گے لیکن حقیقت بھی یہ ہے اگر ہمت ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہمت میں ساتھ دیتے ہیں۔ اگر ہمت نہیں ہے صرف تقاریر ہیں۔ قراردادیں ہیں اس میں بھی ساتھ دیتے ہیں اور اسی طرح بیٹھے رہیں گے بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ جناب۔ سید احسان شاہ صاحب آپ بولنا چاہیں گے۔ سید احسان شاہ

سید احسان شاہ جناب مولانا امیر زمان صاحب کی قرارداد جو اسمبلی میں زیر بحث ہے اس کی اہمیت سے اور افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا میرا خیال ہے کہ تمام ممبران اس پر حتمی ہیں کہ صوبے کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے اس کو مختلف فورم پر اٹھانے کی بات کی ہے اور مختلف فورم پر اٹھاتے رہے ہیں جناب والا جہاں تک این ایف سی ایوارڈ کا تعلق ہے اور اس سے صوبے کے مطمئن ہونے کی بات ہے جس کے تحت ہمیں یہ گیس رائلٹی ملنی ہے اس کے متعلق جناب عبدالرحیم خان مندوخیل نے بڑی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی کہ موجودہ این ایف سی ایوارڈ جو صوبوں نے دستخط کیا ہے وہ کن حالات میں انہوں نے سامین کیا ہے اور اس کا اعلان اس وقت کے وزیر مزار نے کس جگہ میں کیا ہے جناب والا اس ایوارڈ سے اس ملک کے عین اکائی مطمئن نہیں ہیں فریڈم سے مطمئن نہیں۔ سندھ اس سے مطمئن نہیں بلوچستان اس سے مطمئن نہیں۔ صرف ایک صوبہ اپنی من مانی کی خاطر ان تمام عین اکائیوں کے خدشات کے باوجود احتجاج کے باوجود آج تک اس کو revise کرنے پر راضی نہیں ہے جس طرح کہ مولانا امیر زمان صاحب نے کہا ہے کہ ہم مختلف فورم پر جاتے ہیں لیکن کی میٹنگ ہوتی ہے دوسری میٹنگز ہوتی ہیں اس میں ہم آواز اٹھاتے ہیں ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں ان فیصلوں کے خلاف لیکن شہوانی کوئی نہیں ہوتی ہے عمل کوئی نہیں ہوتا تو جناب والا جہاں پر ایک صوبے کے اپنے قائدے کی بات ہوتی ہے وہاں پر تو ہر چیز آنکھیں بند کر کے کی جاتی ہیں۔ فرض کریں آپ موٹر وے کو ہی لے لیں اب وہ علاقہ جہاں پہلے سے روڈ

موجود ہیں۔ وہاں روڈ کی اتنی ضرورت نہیں ہے لیکن وہاں پر ستر اسی ارب روپے کی لاگت سے نئے موٹروے تعمیر کئے جا رہے ہیں گوادر جیسا علاقہ مکران جیسا علاقہ جہاں پر پورے ڈویژن میں آپ کو دس کلو میٹر کی روڈ نہیں ملے گی اگر موٹر وے اس ملک کے لئے تھا اگر موٹر وے اس غریب عوام کے لئے تھا تو اس کا سٹارٹ گوادر سے کیوں نہیں ہوا ضروری تھا کہ وہ اسلام آباد سے سٹارٹ ہو کر لاہور تک ختم ہو اسلام آباد سے شروع ہو کر پشاور تک ختم ہو لیکن یہ جناب اس لئے ہے جو ادارے فہصلے کرنے کے مجاز ہیں جن اداروں کے اندر فہصلے ہوتے ہیں وہاں پر غریب صوبے کے چھوٹے صوبے کے نمائندے ہی نہیں ہیں وزیراعظم اگر اس ملک میں آیا ہے یا تو سندھ سے آیا ہے یا پنجاب سے آیا ہے فرٹیر نے جیسے عیے کر کے خوشامد کے طور پر یا **Agitation** کی پیشکش کر کے تھوڑے بہت حقوق حاصل کئے ہیں۔ لیکن اس صوبے سے نہ اس ملک میں آج تک وزیراعظم آیا ہے نہ کوئی صدر آیا ہے نہ ان اداروں میں جہاں پر فہصلے ہوتے ہیں اس ادارے کو نمائندگی دی گئی ہے۔ اور اب تو حالت یہ ہو گئی ہے کہ ڈاون سائزنگ کے نام پر جتنے ہمارے ملازمین تھے وفاقی اداروں میں ان کو بھی نکالا جا رہا ہے بلکہ یہ بھی ہمارا احتجاج ہے ایک تو وہ ہمیں سرے سے کوڑے دیتے نہیں ہیں دوسرا ڈاون سائزنگ کے نام پر اس صوبے کے ملازمین کو بھی نکالا جاتا ہے جناب والا جب پنجاب کا کوئی وزیر یا سابق اسپیکر یوسف رضا گیلانی صاحب سنا ہے ملتان سے خالی اپنے حلقے سے وہاں اس نے دو ہزار آدمی اس نے اپوائنٹ کرائے تھے جب وہ قومی اسمبلی میں وہ اسپیکر تھے ابھی آپ قومی اسمبلی میں جائیں تو وہاں آپ کو ملتان ہاؤس لگے گا ابھی بھی اس نے پانچ سو چھ سو آدمی اس نے اپوائنٹ کئے ہیں تو اگر اس ملک کو کہیں نقصان پہنچا ہے اس ملک کو اس معاشی حالت میں لانے میں پنجاب کا کردار ہے بلوچستان کا کردار نہیں ہے اور جہاں آبادی کی بات ہوتی ہے کہ آپ آبادی کنٹرول میں رکھیں کنٹرول میں رکھنے کی بات آتی ہے تو وہ سب سے زیادہ زور ہم پر دیتے ہیں۔ لیکن فنڈ دینے کی بات آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فنڈ آبادی کی بنیاد پر دیتے ہیں تو اگر ہم صحیح معنوں میں دیکھیں اس ملک کو جتنا نقصان ایک صوبے نے پہنچایا ہے آبادی بڑھانے کی وجہ سے شاید کسی

دوسرے نے اس ملک کو اتنا نقصان نہیں پہنچایا ہے تو جناب والا میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرنا ہوں یہ ایک حربہ ہے ہمارے حقوق لینے کے لئے اگر اس کے ساتھ ساتھ دوسرے حربے بھی ہم دیکھیں دوسرے راستے بھی ہم دیکھیں عدالت کا راستہ ہے ۶۔ بھٹیشن کا راستہ ہے جس راستے سے ہمیں حقوق ملیں اس سے گریز نہیں کرنا چاہئے شکر یہ جناب شکر یہ۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر) جناب اسپیکر میں مشکور ہوں کہ ساتھیوں نے اکثریت سے اس قرار داد کی حمایت کی ہے اور میرے خیال میں یہ میری اکیلی قرارداد نہیں ہے نہ جمعیت العلماء اسلام کی قرارداد ہے بلکہ یہ صوبے کے مفادات کے لئے ہے جہاں تک ساتھی نے بات کچھ کی ہے اس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ ہم قطعاً کمزور نہیں ہیں اور نہ ہم کمزور ہیں نہ اپنے باتوں سے ہٹ گئے ہیں ہم اپنی باتوں پر بھی ہیں اور ہم سب سے زور آور بھی ہیں۔ لیکن ہم گزارش کرتے ہیں قرارداد لاتے ہیں یا جو تحریک لاتے ہیں یا گزارش کرتے ہیں اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم کمزور ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ ہماری شرافت سے غلط فائدہ نہ اٹھایا جائے اور ساتھ جو ایک گزارش جام صاحب نے کی کہ عدالت کے دروازے پر آپ گئے وہاں پر آپ نے پیروی نہیں کی۔ وہاں تاریخ میں غلطی ہو گئی وہاں پر وکیل صاحب پیش نہیں ہوا اس کو دوبارہ پیش کر دیں گے یہ نہیں ہے کہ ہم چھوڑا ہے اس معاملے کو جو ہم عدالت میں لے گئے ہیں۔ اس کو چلائیں گے اس کو چھوڑ دیں گے نہیں۔ اور دوسری جو بات ہو گئی ہے کہ ایسے فورم پر یا کسی بھی فورم پر ہم نے بات نہیں چھوڑی ہے بلکہ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جتنے بھی وزیر اعظم گزر چکے ہیں ان وزیر اعظم سے سرمایہ داروں سے ہمارے پارٹیوں کے لوگ زیادہ سیاست دان ہیں ہم سیاست اچھی طرح سے جانتے ہیں وہ میں مانتا ہوں کہ وہ جاگیردار بے شک ہیں صنعت کار بے شک ہیں لیکن وہ سیاست دان نہیں ہیں تو آج تک قومی اسمبلی نے یہ تجویز پیش نہیں کی ہے کہ بلوچستان سے وزیر اعظم یا صدر آ جائے آپ کو یاد ہوگا کہ جب نواب بگٹی صاحب نے وہاں پر اپنا نام داخل کیا اس پر کتنی کوشش ہو گئی کہ

آپ اپنا نام واپس لے لیں وہ کیوں اگر بلوچستان سے صدر آگیا یا وزیراعظم آگیا تو وہ تو محدود ہے اگر سندھ سے وزیراعظم آجاتے ہیں تو فنڈ سندھ میں خرچ ہوتے ہیں۔ اگر صدر ڈیرہ غازیخان سے آجاتے ہیں تو فنڈ ڈیرہ غازیخان میں خرچ ہو جاتے ہیں اگر وزیراعظم لاہور سے آجاتے ہیں تو فنڈ لاہور میں خرچ ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو پتہ تھا کہ بلوچستان کو یہ حق کسی وقت مل جائے گا اس لئے اس کی مخالفت کی ہے جہاں تک این ایف سی ایوارڈ کی بات رحیم صاحب نے اٹھائی ہے مجھے یاد پڑتا ہے وہاں پر سب ساتھیوں کی مشورہ طور پر ایک کمیٹی تھی اس پر بحث کر رہے تھے کسی بھی پارٹی نے موجودہ این ایف سی ایوارڈ کے ساتھ اتفاق نہیں کیا ہے تو جب تک ہمارا اتفاق نہیں ہے اور رحیم صاحب کو یاد ہو گا ہماری جو ٹیگرز تھیں ہم نے باقاعدہ طور پر ان کو دے دیا بلکہ ہم نے اپنے قومی اسمبلی کے ممبران کو بھی ان کے حوالے کر دیا اور وہاں پر میٹنگ کے دوران ہم نے پیش کر دیا اب وہ اس بات کو سوچتے بھی نہیں ہیں کہ بھائی کہ کسی صوبے نے اس کی مخالفت کی ہے اور یا کچھ ہوا ہے بلکہ سندھ اور سرحد نے بھی کی ہے یا انہوں نے سوچا بھی نہیں ہے کہ مخالفت ہوگی یا نہیں ہوگی لہذا میری گزارش یہ ہے کہ جو قرارداد ہم لائے ہیں اس قرارداد کو ہم اس اسمبلی سے پاس کرتے ہیں اور جناب کچھ باہمیں ہیں اگر کہیں تو مناسب نہیں ہوگا صرف اتنا کہتے ہیں کہ یہ قرارداد ہے ہم پیش کرتے ہیں اور مرکزی حکومت سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں حق دیا جائے جہاں تک ساتھیوں نے وزارت اور کرسی کی بات کی ہے میں تو بحیثیت جمعیت العلمائے اسلام کی طرف سے اپنی کرسی اور وزارت صوبے کے حقوق کے لئے قربان کی بھی ہے اور آج بھی تیار ہیں ایسی بات نہیں ہے ہم وزارت کے لئے نہیں ہیں ہم ممبرشپ کے لئے نہیں ہیں ہم کرسی کے لئے نہیں ہیں بلکہ اسلامی خدمات کے لئے صوبے کے لئے ملک کی خدمت کے لئے ہم ہر وقت حاضر ہیں لہذا میں ممبر صاحبان سے پھر اپیل کرتا ہوں جیسے ہماری قرارداد کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ بعد میں بھی اتفاق کریں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرار داد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر جناب بسم اللہ خان کاگز قرار داد نمبر ۱۳ پیش کریں۔

قرار داد نمبر ۱۳۔ منجانب بسم اللہ خان کاگز صوبائی وزیر

بسم اللہ خان کاگز (وزیر) چونکہ بلوچستان ہائی کورٹ کے چھ (۶) جج صاحبان کی حالیہ تعداد صوبے کے عوام کو حصول انصاف کے لئے ناکافی ہیں جس کی وجہ سے ایک طرف تو عوام کو حصول انصاف میں انتہائی طویل مدت تک انتظار کرنا پڑتا ہے تو دوسری جانب جج صاحبان پر کیسوں کا انتہائی بوجھ ہوتا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان ہائی کورٹ کے جج صاحبان کی موجودہ تعداد چھ (۶) سے بڑھا کر بارہ (۱۲) کی جائے نیز ساتھ ہی دیگر وفاقی وحدتوں کی طرح صوبہ کی ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ہائی کورٹ کا ایک مستقل جج بھی تعینات کیا جائے۔ تاکہ ایک جانب اگر عوام کو فوری اور سستا انصاف میسر آسکے تو دوسری جانب ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مقدمات کا بوجھ بھی کم ہو سکے۔

جناب اسپیکر قرار داد یہ ہے کہ چونکہ بلوچستان ہائی کورٹ کے چھ (۶) جج صاحبان کی حالیہ تعداد صوبے کے عوام کو حصول انصاف کے لئے ناکافی ہیں جس کی وجہ سے ایک طرف تو عوام کو حصول انصاف میں انتہائی طویل مدت تک انتظار کرنا پڑتا ہے تو دوسری جانب جج صاحبان پر کیسوں کا انتہائی بوجھ ہوتا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان ہائی کورٹ کے جج صاحبان کی موجودہ تعداد چھ (۶) سے بڑھا کر بارہ (۱۲) کی جائے نیز ساتھ ہی دیگر وفاقی وحدتوں کی طرح صوبہ کی ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ہائی کورٹ کا ایک مستقل جج بھی تعینات کیا جائے۔ تاکہ ایک جانب اگر عوام کو فوری اور سستا انصاف میسر آسکے تو دوسری جانب ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مقدمات کا بوجھ بھی کم ہو سکے۔

جناب اسپیکر محرک اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ خَانِ كَاكُرُ جناب اسپیکر۔ اب عدلیہ کی بات ہے انصاف کی بات ہے آج کل خوش قسمتی سے اس ملک میں عدلیہ کی حیثیت وقار اور احترام کو لوگ سمجھ بھی رہے ہیں میں یہ گزارش کر سکتا ہوں کہ اس پر بحث کے بغیر پاس کیا جائے چونکہ میں پہلی دفعہ اسمبلی میں آیا ہوں دو قرار داد میری جانب سے پیش ہوئی ہیں اور خوش قسمتی سے دونوں پر عمل ہوا چائے کونٹہ ایئر پورٹ پر شیڈ بنانے سے تھانائیٹ فلائیٹ کے حوالے سے بھی پیش رفت ہوئی ہے اور سپریم کورٹ کے مستقل بیج کے لئے ہم نے کہا تھا دونوں کے لئے عمل ہوا ہے میں اس کے متعلق صرف ایک آئین کا حوالہ دوں گا میرے پاس کتاب ہے اس کا ۷۶ء کے آئین کے اندر ججوں کی تعداد کا تعین ہوا ہے اس وقت کی آبادی کے تحت ہوا ہے وہاں بھی آئین کے آرٹیکل ۱۹۸ کے سب سیکشن (۳) میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ بلوچستان ہائی کورٹ کا ایک سرکٹ بیج ہی میں بیٹھے گا یہ باقاعدہ وہاں پر لکھا ہے جس پر ابھی تک عمل نہیں ہوا اور میں نے اس کے لئے پوری تیاری کی ہوئی ہے۔

(باہمی گفتگو)

جناب اسپیکر عدل اور انصاف اس کی اہمیت کے حوالے سے میں بات کروں گا مجھے یاد آتا ہے اور اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں جب نازی فورسز کی طرف سے برطانیہ پر بہت دباؤ تھا اور وہاں پر خطرہ پیدا ہو گیا تھا وہاں پر بمباری ہو رہی تھی کہ کہیں برطانیہ کی فورسز منتشر نہ ہو جائیں اس وقت کے وزیر اعظم سے پوچھا گیا کہ کیا ہوگا برطانوی قوم کا۔ اس کے یہ الفاظ تھے کہ۔

Until the British will have an Independent Judiciary, the British Nation will survive.

یعنی جنگ ہو رہی ہے پوری نازی فورسز اس کے Specific عدلیہ کے حوالے سے کہتا ہوں کہ اس نے کہا کہ جب تک برطانیہ میں ایک آزاد عدلیہ ہے یہ قوم زندہ رہے گی عدلیہ کا ایک رول ہوتا ہے عدلیہ کا ایک کردار ہوتا ہے عوام کو انصاف پہنچانے کے لئے عوام کی

تکالیف کو مد نظر رکھتے ہوئے عدلیہ کا ایک مقام ہوتا ہے جتنا جلد انصاف مہیا کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ اسی قانون کے الفاظ میں کہ **Justice delayed is justice denied** یا اگر تاخیر سے آپ انصاف دیتے ہیں تو اس کا مطلب انصاف سے انکار کر رہے ہیں یہاں پانچ پانچ سال چھ چھ سال تک لوگوں کے مقدمات چلتے ہیں اور وہ مدعی فوت ہو جاتا ہے مقدمے کا فیصلہ نہیں ہوتا ہمارے اس وقت بلوچستان میں چھ ججز ہیں آپ ذرا اندازہ لگائیں کہ اس وقت ہمارا ایک جج جو ہونا ہے وہ اپیلٹ **Appellate** ٹریبونل میں لیسبر کے لئے اس کی ڈیوٹی ہے ایک جج ہمارا چیئرمین سروس ٹریبونل کا انچارج ہونا ہے ایک جج ہمارا بینکنگ ٹریبونل کے لئے ہونا ہے دو ججز ہمارے یہ جو انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے خلاف سنتے ہیں آج کل دو ججز کی ڈیوٹی ہمارے الیکشن ٹریبونل کے حوالے سے لگی ہوتی ہے اس میں چھ ججز ہمارے باقی جو ایک زکوٰۃ کے لئے ہونا ہے تو اس دوران ہمارے یہ چھ جج صاحبان کو جو آرڈنری سول اینڈ کرائمنل **Cases** ہیں قتل کے **Cases** کے لئے اس کا مدعی وہ مسائل وہ ہو جاتے ہیں فیصلے نہیں ہوتے دوسری بات بلوچستان کے حوالے سے اہم ہے کہ ایسے لوگوں کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ایک آدمی جیونی سے جس کا **Case** ہائیکورٹ میں لگا ہوا ہے وہ جیونی سے کراچی جائے گا اور پھر کراچی سے کوئٹہ آئیگا اور جس دن کی پیشی ہوتی ہے وہاں ڈویژنل سیشن میں اتنے **cases** ہوتے ہیں کہ ان کے **case** کی باری نہیں آتی ہے ان کو کما جاتا ہے کہ ایک مہینے کے بعد کسی اور پیشی پہ آپ آئیں۔ اس کو آنے جانے میں اور اس کے وکیل کے فیس کی مد میں بیس ہزار روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح ٹوب سے موسیٰ خیل سے اسی طرح نصیر آباد سے یا حب سے تو یہ بہتر ہوگا انصاف کے لئے صوبے کے لئے عدلیہ کے لئے انصاف کی جو اہمیت ہے اس کے حوالے سے اگر ٹوب میں بھی ہائیکورٹ کا ایک جج ہو تربت میں بھی ہائیکورٹ کا ایک جج بیٹھے نصیر آباد میں ہائیکورٹ کا ایک جج بیٹھے قلات خضدار میں ہائیکورٹ کا ایک جج بیٹھے سبی میں ہائیکورٹ کا جج ہو تو اس صوبے کے غریب عوام کے لئے میں سمجھتا ہوں چھ ججز بڑھانے کا وہ بوجھ نہیں آئیگا جتنا ہمیں ایک تو انصاف کی فوری فراہمی یا

ہمارے غریب عوام کو جتنے مالی اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں وہ بجائے آنے جانے میں یا وکیلوں کے خرچے میں ہو سکتا ہے وہ اپنی کسی کام یا ڈویلپمنٹ کے لئے خرچ کریں کروڑوں روپے اس غریب صوبے کے غریب لوگوں کو ایک طرف اگر ان کو انصاف ملے گا دوسری طرف اس سے ہماری اتنی بچت ہوگی اس حوالے سے میں گزارش کرونگا کہ ایوان اس قرار داد کو حقیقہ طور پر بلوچستان کے مفاد میں بلوچستان کے عوام کے مفاد میں انصاف کے مفاد میں اس قرار داد کو اجتماعی طور پر اتفاق رائے سے منظور کرے شکریہ۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان جناب والا ساتھی زیادہ عجلت میں ہے تو اس لئے میں ۔۔ جو کچھ میرے دل میں اظہار ۔۔ کہ حقیقت جو انصاف اور عدل ہے وہ نظام میں ہے اس وقت ہمارے ملک میں عادلانہ نظام موجود نہیں ہے تو ۔۔

جناب اسپیکر No cross talk

مولانا امیر زمان اس طرح ہے کہ کچھ علاقوں میں دیوان قلات ہے کچھ علاقوں میں جرگہ سسٹم ہے کچھ علاقوں میں تعزیرات پاکستان ہے کچھ علاقوں میں شرعی قوانین ہیں اب اس بارے میں کہتا ہوں کہ یہ قوانین اگر ایک ہی قانون ملک کے لئے ہو تو سب سے بہتر ہوگا اور جہاں تک عدلیہ کی بات ہے اور بسم اللہ خان صاحب نے جو قرار داد پیش کی ہے اس سے میں اتفاق کرتا ہوں بہت سے ایسے اضلاع کہ ان میں سیشن جج نہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہاں سیشن جج بھی ہو اور کورٹ کے سپریم کورٹ کے بھی جج ہوں تاکہ لوگوں کو انصاف مہیا ہو اور جو قرار داد لائے ہیں ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ یہ اچھی قرار داد ہے لیکن ہمارے جو قانون بنانے والے ادارے ہیں ان سے بھی ہم گزارش کرتے ہیں کہ کم از کم ملک کے لئے قانون رکھیں اور پھر ملک کے لئے سب سے پہلے وہ جو اسلامی قانون ہے جو عدل اور انصاف کا قانون ہے وہ قانون بنائیں تو ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ یہاں پر عدل کا قانون نہیں ہے اور عدل کا قانون ہونا چاہئے ہم قرار داد کی تائید کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر جی پوائنٹ آف آرڈر۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا ہم نے جو تائید کی ہے لیکن ایسے جب بات آگئی پھر یہ ہائی کورٹس کی بات ہمارے خیال میں ہائی کورٹ بیج کے حد تک بات ہے لیکن مولانا صاحب اس موضوع کو آگے لے گئے ہیں اور میں اس میں اتنی عرض کرونگا ایک تو یہی نکتہ جسکی ہم تائید کرتے ہیں دوسرا نکتہ یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں نظام عدل انصاف کے لحاظ سے اسے نظام قانون بھی کہیے ہمارے پشتون اور بلوچی میں بلوچ پشتون کا نظام دود و دستور یہ ہمارے صوبے کا جو ہمارے اپنے اصلاحات میں یعنی ہماری زندگی کے جب یہ صوبے نہیں بنے تھے انگریز یہاں نہیں آیا تھا اس سے پہلے بھی ہمارا اپنا ایک نظام ہوتا تھا دود و دستور ہوتا تھا معاملات کے بارے میں ایک عدل کا نظام ہوتا تھا اس میں ہو سکتا ہے چند چیزوں پر ہمارا اعتراض ہو دوسری بات ہو۔ لیکن ایک سسٹم ہوتا تھا پھر انگریز آئے وہ کچھ قوانین لے آئے خود ان قوانین میں پھر کچھ جمہوری طرز پر لیکن ہر صورت اس کی بڑی پیچیدگیاں یہ ہیں کہ عدالتی نظام کچھ علاقوں میں تھا کچھ میں نہیں تھا ہر صورت پاکستان بنا پاکستان کے بننے کے بعد ہماری کوشش یہ تھی مطالبہ یہ تھا کہ ہم ایک مکمل انگریزی میں جو کہتے ہیں یونیفارم یعنی کہ نظام عدل قائم کریں ہمارے اپنے دود و دستور اس میں ہو اسلام کے عدل و انصاف کا اصول ہو اور عالی سطح پر انسانی انصاف کے جو اصول ہیں ان کو مدنظر رکھا جائے لیکن چونکہ ہم پر حکمرانی ایسی رہی ہے کہ قانون بنانے میں ہم حصہ دار رہے نتیجہ۔۔۔

جناب اسپیکر مندوخیل صاحب معاف کرنا قرار داد تو یہ ہے کہ بلوچستان ہائی کورٹ میں بیج صاحبان کی تعداد بڑھائی جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب چونکہ بات یہاں آگئی اس لئے ایسے ہی میں بات سامنے رکھوں وہ یہ ہے۔ تو جناب والا جب قانونی اصلاحات کی بات ہوتی تھی ایوب خان کے مارشل لاء میں یہاں ایس ایم ظفر تشریف لائے تھے وزیر قانون اور اصلاحات کی بات کی لیکن

اصلاحات انہوں نے ہمیں اور ہی مشکلات میں ڈال دیا پھر ہمارا صوبہ بنا اب وہی پوزیشن ہے جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا دستور قلات ریگولر لاء جس کو کہتے ہیں چند علاقوں میں قاضی جوڈیشل مجسٹریٹ تو ایک ایسا حق جو ہے ہم ایسا ملغوبہ ہے کہ میرے خیال سے کوئی وکیل اور کوئی جج یہ سمجھ نہیں سکتا کہ میں کس قانون کے تحت اور کس عدالت میں بات کر سکتا ہوں اس لئے بلکہ یہ ایک سادہ مثال دیتا ہوں یعنی بہت سی چیزیں ہیں اس پے میں نے ایسے ہی بات کرنی تھی کہیں مثلاً قاضی کورٹس میں قاضی کورٹس میں ایک طرف دستور قلات کی جو کورٹس تھے ان کو آج کل اور بجٹل جیورسڈکشن لامحدود ہے لیکن قاضی کورٹ جو نئے بنے ہیں۔

جناب اسپیکر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ اپنی بات سے باہر نکلتے جا رہے ہیں آپ قرارداد کی طرف تشریف لائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل دو منٹ جناب ایک تو قاضی کورٹ میں جو نئے بنے ہیں شریعت آرڈیننس کے تحت یا شریعت ریگولیشن ۱۹۷۳ء کے تحت اس کے پچاس ہزار اور بجٹل جیورسڈکشن اس طرح مجموعی طور پے ہمارے لوگوں کے دو دو دستور تھے۔ تمام صوبے کا پشتون بلوچ وہ بالکل اس کا نظام ہی ختم ہو گیا اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ ایسا کریں اس قرار داد کی ہم حمایت کرتے ہیں لیکن مولانا صاحب نے لفظ ذرا ایسے avoid کیا انہوں نے کہا جو ادارے قانون بنانے والے ہیں اس وقت آپ قانون بناتے ہیں صوبے کے حد تک فیڈریشن کو چھوڑیں ایک ایسا کمیشن بنا چاہئے کہ ہمارے تمام صوبے کے اصلاحات قانونی اصلاحات دو دو دستور کے اصلاحات تمام تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کمیشن بنانے اور وہ اس کا مکمل ایک یونیفارم قانون میں قائم کرے اور صوبے کے لئے ایک غمیر کا کام کر لیں باقی میں تائید کرتا ہوں۔ مہربانی۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر حقیقت یہ ہے کہ اس قرار داد کے لئے جتنا مجھ سے ہو سکا تھا پندرہ بیس دن میں کیونکہ کچھلی اسمبلی میں تھا میں نے بہت کچھ مواد یہ سب جو حوالے تھے اس کو میں نے اکٹھا کیا تھا چونکہ ہائی کورٹ کے ججوں کا ہے ہم نے وہ کیا یہ میں گزارش

کرونگ مولانا عبدالواسع صاحب سے کہ آپ اس کو پاس کریں یا پھر دوبارہ میں سرے سے اس کو وہ کر دوں۔

جناب اسپیکر مولانا واسع صاحب تشریف رکھیں بات ہو گئی جو قرارداد ہے اس پر ہی چلنا ہے آپ قرار داد پر بولنا چاہتے ہیں تو بیشک بولے گا قرار داد سے باہر اگر نکلے گا تو میں اجازت نہیں دوں گا۔

مولانا عبدالواسع جناب اسپیکر میں قرار داد پے بولنا چاہتا ہوں (عربی) (آیات قرآن پاک)

جناب اسپیکر اس قرار داد کے بارے میں اس معزز ایوان کے سامنے اس قرارداد پے بحث ہو رہی ہے تو جناب اسپیکر کچھ دوستوں نے یہ کہا کہ قانون بنانے والے ادارے اور قانون ساز ادارے اور خاص کر محترم رحیم مندو خیل صاحب نے ایک مرتبہ تو انہوں نے قرار داد کی حمایت کر دی بلاشک بلا کیفیت لیکن اس طرح سے اللہ اور اللہ کے رسول کے قانون کی بات آئی تو ان کے لئے میرے خیال میں میرے سمجھ میں جب آگیا تو ان کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھا تو انہوں نے دوبارہ اس پے تقریر شروع کر دی تو میرے خیال میں جب مولوی امیر زمان صاحب نے جب بات کی نظام کے بارے میں اس نظام کے بارے میں اس عدل و انصاف کے بارے میں جو بات کی کہ اللہ کا دیا ہوا قانون اللہ کا آیا ہوا نظام ہماری زندگی اور ہمارے معاشرے کو انصاف دے سکتا ہے تو جناب اسپیکر اس میں کیا قباحت ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اسپیکر لیکن I have the point of personal explanation.

مولانا عبدالواسع آپ بیشک کر لیں وضاحت تو جناب اسپیکر جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ دیکھیں آپ جج صاحبان کی تعداد کے بارے میں آپ میری بات سنتے نہیں ہے آپ اپنی بات بولتے جا رہے ہیں یہ افسوس ہے کہ آپ چیئر کی بات سننا پسند نہیں کرتے آپ بات سنیں پھر بولے آپ میری بات سنتے کیوں نہیں ہے آپ میری

سننے کیوں نہیں ہے آپ کیوں نہیں زحمت کرتے جب چیئر کھتی ہے تو آپ کو اس کا حکم ماننا چاہئے آپ اس کی بات سے پھر اپنی بات رکھنے کا قرار داد یہ ہے کہ بلوچستان ہائی کورٹ کے جج صاحبان کی تعداد کو بڑھانا ہے اس پر بات کرنی ہے اس کے علاوہ بات نہیں ہوگی۔

مولانا عبدالواسع جناب اسپیکر آپ نے جب دوسروں کو پشتون قبائلی جرگے وغیرہ کی اجازت دیدی انہوں نے اس پے تقریر کر دی۔

جناب اسپیکر نہیں دیا۔

مولانا عبدالواسع تو ہمیں اسلام کے بارے میں آپ اجازت نہیں دیتے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب کہ چکے ہیں وہ کہ چکے ہیں مولانا صاحب مولانا امیر زمان نے فرما دیا۔

مولانا عبدالواسع میں معزز ایوان میں یہ حق رکھتا ہوں کہ میں یہ بات کروں۔

جناب اسپیکر تو یہ موضوع اور ہو جائیگا مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع جناب اسپیکر جب ہم مسلمان ہوئے تو ہمارے لئے اللہ جل جلالہ نے نظام بھیجا ہے ہمارے فیصلوں کے لئے ہمارے معاشرے کے لئے تو اس میں کیا قباحت ہے جناب اسپیکر جب اسلام کی بات آتی ہے تو پشتون اور اسلام کی روایات اور بلوچ اور اسلام کے روایات کا اکثر و بیشتر فرق نہیں ہوتا ہے اکثر و بیشتر پشتون و بلوچ اور اسلام کے روایات اسلام کے مطابق ہوتا ہے لیکن اصل بات یہ ہے جناب اسپیکر کہ اگر ہم اس پے عمل کرے ہم تو پشتون اور بلوچ روایات کی بات کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس پے عمل خود نہیں کرتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر پھر جب اسلام کی بات اسمبلی میں آتی ہے تو ہمیں اتنا رشک ہوتا ہے کہ جناب اسپیکر اس کے مخالفت میں ہم اٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں یہ قانون نہ ہو یہ فلاں قانون ہو تو جناب اسپیکر ہمارے معاشرے میں جو پشتون اور بلوچ کے روایات ہیں چوری ایک برا عمل ہم سمجھتے ہیں اور چوری کرنا۔

جناب اسپیکر آپ کس موضوع پر تقریر کر رہے ہیں جناب موضوع کونسا ہے اور آپ

تقریر کس چیز پر کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالواسع کہ چور اگر چوری کرے تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اس کو سزا دی جائے تاکہ معاشرے میں ناسور باقی نہ رہ جائے اور اگر ہمارے پشتون اور بلوچ کے روایات اٹھائے جائیں تو جناب اسپیکر زنا کرنا دوسرے کے شرم کو دیکھنا تو یہ بھی بری بات ہے اللہ کا بھی یہ قانون ہے کہ (آیات قرآنی ثلاث کیں) جناب اسپیکر ہمارے پشتون اور بلوچ روایات میں کسی مسلمان کو قتل کرنا یہ بھی ناجائز بات ہے ہم بھی برا معاشرے میں سمجھتے ہیں ہمارے قبائلی روایات بھی یہی ہیں تو یہ اللہ جل جلالہ کا بھی یہ قانون ہے کہ کسی کو ناجائز قتل نہ کرے اگر ناجائز قتل کر دیا تو قصاص ان کو کر دیتا ہے کہ معاشرے سے یہ ناسور ختم ہو جائے تو جناب اسپیکر ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں لیکن ہمارا سرچشمہ جو ہے وہ اسلام ہے اور اسلامی نظام ہے تو اس کے ساتھ ساتھ جب میں قرار داد پے آؤنگا تو جب بسم اللہ خان نے یہ قرار داد پیش کر دی ایک تو بسم اللہ خان میپلز پارٹی کے آدمی ہیں میرے خیال میں مرکز کے علاوہ ایسے ان کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہاں بھی لڑانا چاہتے ہیں کہ انہوں نے وہاں تو بلوچ بچوں کا مسئلہ تھا۔

جناب اسپیکر آپ تقریر ختم کیجئے۔

مولانا عبدالواسع جناب چیف جسٹس کا بیان یہ ہے کہ تو ہم اس قرار داد کی مخالفت کرتے ہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ بچوں کی تعداد کو بڑھایا جائے یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب پوائنٹ آف آرڈر پر سنل ایکسپلینیشن۔ بڑا افسوس ہے کہ مولانا صاحب ایسے ہی بمانہ بنا کر پتہ نہیں کیا بات ہے قصہ ایسا نہیں بنایا ہے جیسے کوئی اور پاکستان میں مسلمان نہیں ہے نہ یہاں کوئی اور مسلمان بیٹھا ہوا ہے اور وہ ہیں ٹھیکہ دار خسیہ جناب میں یہاں سیدھی سادی بات کر رہا تھا اور مولانا صاحب نے جو کما امیر زمان صاحب نے کہا میں نے اس کی تائید کی اور جب آپ سمجھتے ہی نہیں کسی بات کو شکر ہے۔ ورنہ میں آپ

کے کاروبار کو لاتا ہوں بات یہ ہے کہ ہم نے کما مولانا صاحب نے کہا کہ ہم نظام عدل کے
 آئیں اب نظام عدل کے لئے باقاعدہ اور اسلامی عدل جب ہم کہتے ہیں اس میں ہمارے دونوں
 دستور یہ ایک ویسے حتمی چیزیں نہیں ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ میں نے اسلامی عدل
 کے خلاف بات نہیں کرنی ہے ادھر نہ میرا خیال تھا اور نہ میں نے کیا۔ اور مولانا صاحب کا
 چونکہ اسلام کاروبار ہے اور ان کی ایک دکان ہے اسلام کے نام پر۔۔۔ یہ ان کا کاروبار ہے۔

جناب اسپیکر مولانا عبدالواسع صاحب میں نے آپ کو فلور دیا ہی نہیں ہے آپ
 تشریف رکھیں ہم قرار داد سے ہٹ کر باہیں کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میں کہہ رہا ہوں اسلام کا ایک Uniform یونی فارم نظام
 بنایا جائے۔ یہ بات میں نے اسلام کے لئے کی میں نے جمہوریت کے لئے کی۔ میں نے انسانیت
 کے لئے کی اور مولانا صاحب اسلام کے مخالف اٹھے۔

مولانا عبدالواسع ہمارے لئے نظام بنا ہوا ہے عدلیہ کا اگر نظام نہیں بنا ہے تو اسے
 بنائیں اور اسلام کا نظام چلائیں۔

جناب اسپیکر آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ہم کہتے ہیں اس کے لئے قرار داد لے آئیں ہم کہتے ہیں
 کہ سب ایک کمیشن بنائیں اسلامی عدل لے آئیں آج آپ جرات کریں مولانا صاحب بل لے
 آئیں کہ ہمارے صوبے میں جو پے منٹ کے کاروبار ہو رہے ہیں وہ اسلامی قانون کے مطابق
 جرم ہے آج آپ لے آئیں ہم سب سے پہلے دستخط کریں گے جس وقت تک آپ یہ قانون نہ
 لے آئیں گے آپ اسلام کا نام ہی نہ لیں آپ نے صرف اسلام کو منڈی کاروبار بنایا ہے میں یہ
 آپ کو کہتا ہوں۔

مولانا عبدالواسع جس شخص نے پشتون اور پشتونستان اپنا کاروبار بنایا ہو۔
 جناب اسپیکر مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں۔ مندوخیل صاحب میں آپ کو
 اجازت نہیں دیتا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین XXXXX

مولانا عبدالواسع XXXXX

جناب اسپیکر آپ سب تشریف رکھیں۔ ترین صاحب تشریف رکھیں۔

(ایوان میں شور)۔ (مائیک بند)

جناب اسپیکر یہ غیر پارلیمانی الفاظ حذف کر دیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) جناب وہ الفاظ واپس لے لیں اور قرار داد تک واپس آ

جائیں۔

جناب اسپیکر وہ الفاظ میں نے حذف کر دیئے۔

جناب اسپیکر سردار مصطفیٰ ترین آپ باہر چلے جائیں۔ ان کو باہر نکال دیں۔ آپ

باز میں غلط زبان استعمال کر رہے ہیں۔

سارجنٹ ایکٹ آرمر نے سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کو باہر نکال دیا۔

جناب اسپیکر یہ غلط ہے آپ غلط زبان استعمال کر رہے ہیں یہاں ایسا نہیں ہونا چاہئے

میں قرارداد پیش کرتا ہوں آپ سب تشریف رکھیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب یہاں جو الفاظ استعمال کئے گئے اور ساتھ میں یہ

بھی گزارش کرتا ہوں کہ ان الفاظ پر سب ساتھی معافی مانگیں۔ یہ ہمارے نہ بلوچی روایت کے

مطابق ہے اور نہ ہمارے اسمبلی کی روایت کے مطابق ہے۔ بالکل ہمارے آداب کے مطابق

نہیں ہے بالکل صحیح نہیں ہے اور نہ اسلام دکانداری ہے نہ قرآن دکانداری ہے نہ شیرانی کی

بات یہاں لانا ہے نہ وہ اسمبلی کا ممبر ہے نہ کسی دوسرے کی بات یہاں ہونا چاہئے۔ جناب اسپیکر

میں آپ سے اپیل کرتا ہوں جب بھی اسمبلی میں ایسی بات آجائے آپ نے وہاں مداخلت کرنی

ہے اور ایسی باتوں سے آپ نے رکوانا ہے کیونکہ اسمبلی کے باہر رکوانا ہے میں گزارش کرتا

ہوں کہ۔

XXXXXXXXXXXX جناب اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب اسپیکر میرے پاس کوئی اختیار نہیں ہے سوائے باہر نکال دینے کے کوئی اختیار نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب مجھے بات کرنے دیں میں اچھی بات کر رہا ہوں اگر ہم اسمبلی میں ہم ایک میز سے دوسرے میز والے سے اٹھیں تو باہر بھی ہم نکلے ہیں ہماری باہر بھی روایات ہیں وہاں کل ایسا نہ ہو کہ ہم اٹھیں میں پھنس جائیں مشکلات میں پھنس جائیں کوئی پارٹی پارٹی کے ساتھ اٹھیں میں پھنس جائے یا قوم قوم کے ساتھ اٹھیں میں پھنس جائے تو لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا اور معزز اراکین سے بھی گزارش کروں گا کہ آئندہ کے لئے ہم ایسی باتیں کبھی برداشت نہیں کریں گے یہ باتیں بالکل غلط ہیں یہ بالکل بے بنیاد ہیں جس مقصد کے لئے اسمبلی ہے اس مقصد کے لئے اسے چلانا چاہیے اور اسمبلی کے قواعد سے ہٹ کر کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ چاہے وہ جو بھی ہو جہاں تک قرار داد کی بات ہے صاف بات ہے ہم نے عدالتوں کی مخالفت کرتے ہیں نہ ہم نے بجز کی مخالفت کی ہے ہم نے بے شک نظام کی مخالفت کی ہے اور کرتے ہیں یہ بات صاف ہے اب موجودہ جو نظام ہے غلط اور جہاں تک۔

جناب اسپیکر نظام تو زیر بحث ہے بھی نہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر) ویسے تو میں نے بات کی ہے۔

جناب اسپیکر ہم قواعد سے ہٹ کر بات نہیں کریں گے آپ فرما رہے ہیں نظام تو اس قرار داد میں نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر) جو خان صاحب نے بات کی ہے وہ تو کل پرسوں جمع کرتے ہیں وہ یہاں پر آئیں گی سب ساتھی پڑھ لیں گے میں گزارش کروں گا اس نظام سے نہ خان صاحب حنفی ہیں نہ آپ حنفی ہیں نہ ہم حنفی ہیں نہ کوئی دوسری پارٹی حنفی ہے جب کوئی اس نظام سے حنفی نہیں ہے جب کوئی حنفی نہیں تو بے شک چھ کی بجائے ساتھ بجز لائیں۔ ہمارا بجز سے اختلاف نہیں ہمارا کورٹ کے ساتھ مقدمہ نہیں ہماری جنگ نظام کے

ساتھ ہے سب کی نظام کے ساتھ جنگ ہے ہم اس کے ساتھ متعلق ہیں اب ہم الجھن میں پھنس جائیں پشتون کی بات آجائے بلوچ کی بات آجائے نجیب کی بات آجائے شیرانی کی بات آجائے یہ کوئی مناسب نہیں ہیں کوئی صحیح نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کچھ شیت ٹاٹ جتنے بھی الفاظ ہیں وہ حذف کریں اور ان ساتھیوں کو ہدایت کریں کہ وہ آئندہ ایسا نہ کریں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ کا مشکور ہوں اور میں معزز ارکان کو عرض کرنا چاہوں گا اب میں کسی اور کو بات کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

(مائیک بند)

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ صوبہ ہم نے چلانا ہے اب آگے جا کر جیسا آپ نے کہا ہم بھی ایسی بات کرنے نہیں دیں گے میں اسی بات کی آپ کی تائید کرتا ہوں نہ ہم ایسی بات کرنے دیں گے جو اصول کے خلاف ہونا روا ہو۔

جناب اسپیکر آپ تشریف رکھیں۔ میں عرض کر رہا تھا معزز ارکان سے جیسا کہ مولانا صاحب نے آخر میں اور عبدالرحیم خان مندوخیل نے ابھی فرمایا یہ ایوان ایک مقدس ایوان ہے یہاں نمائندے صوبے کے بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے قواعد کے مطابق اس اسمبلی کو چلانا ہے اور اس کے لئے آپ سب نے مجھے اختیار دیا ہے کہ قواعد کے مطابق اس اسمبلی کو چلاؤں تو میں جب بھی کوئی بات آپ سے کرنا چاہوں تو کم از کم میں جس ممبر سے مخاطب ہونا ہوں مہربانی کر کے وہ میری بات تو سن لیا کرے میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ میں نے مسلسل جب بھی کسی ممبر صاحب سے گزارش کی کہ آپ بیٹھیں یا میری یہ فلاں بات ہے تو اس نے اپنی بات جاری رکھی اور میری بات کا خیال نہیں رکھا ہے۔ تو میں آپ سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اس ایوان کو آپ کی ضرورت ہے اس ایوان کو آپ کی آراء کی ضرورت ہے اس ایوان کو آپ نے قواعد کے مطابق چلا کر صوبے کے لئے کام کرنا ہے صوبے کی بہبود کے لئے کام کرنا ہے صوبے کے عوام کے لئے کام کرنا ہے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ ہم کبھی ایسے نہ الجھیں جیسے آج الجھے ہیں اور وہ تمام الفاظ آخیر میں کہے گئے جس میں

اسپیکر بند بھی کر دیا گیا اگر کوئی الفاظ آئے مولانا صاحب کے درمیان اور سردار مصطفیٰ ترین کے درمیان وہ میں حذف کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر اب میں وہ اصل قرار داد کی طرف آتا ہوں سوال یہ ہے کہ آیا قرار داد کو منظور کیا جائے۔ جو اسکے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں۔ جو اسکے مخالفت میں وہ ناں کہیں۔ اکثریت ہاں کی ہے۔ لہذا قرار داد منظور ہوئی۔

(قرار داد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر میں وزیر ملازمتاء سے عرض کروں گا کہ پبلک سروس کمیشن کی ۱۹۹۶ء رپورٹ پیش کرنے کی درخواست کروں گا۔

مولانا امیر زمان (سینئر فلسٹر) میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ ۱۹۹۶ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اسپیکر بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ بابت ۱۹۹۶ء ایوان میں پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر اب اسمبلی کی کارروائی گیارہ نومبر ۱۹۹۷ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی شام سات بجکر پینتیس منٹ پر مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۷ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)۔